SLIM UNIVERSIT

معلومات فوقانی

معروف بنام

A112
27-10-84

تحقیق الحروف

جسمیں استعمالات حروف معنوی کے الف سے یا تک مع ذکر نظائر و امثلہ کلام اساتذہ زبان عجم اُن فرس

سخن سنج زبان آور کامل النظر محقق علوم و فنون صاحب فضیلت و ہنر

مفتی غلام صفدر صاحب لاہوری متخلص بہ فوقانی

اسٹوڈنٹ جونیر ورنیکولر کلاس اوف پنجاب یونیورسٹی کالج و جماعت طب بیت العلوم پنجاب نے

بامید قدردانی

فلاطون فطنت ارسطو حکمت فاضل عصر ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر ایم اے کے

رجسٹرار و بانی پنجاب یونیورسٹی کالج لاہور تالیف کیا اور

فی الحال حسب خواہش اور اصرار شائقین کے باجازت مصنف موصوف بمقام لکھنو

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوا

سنہ ۱۸۸۴ع

۳۹۱٫۵۵۵
ف ۲۳ م ن
۲۰۳۶۵
BRARY, A.M.U.
U20365
LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیحد و سپاس بیعد حضرت خالق جن و انسان صانع کون و مکان کو لائق ہے جس نے انسان کو مشت خاک سے پیدا کرکے عقل فہم وہم حس مشترک خیال عطا کئے نباتات جمادات حیوانات اپنی کمال صنعت سے بنائے

شعر

تعالیٰ صانع ملک حکیم   یصور صنعته مالا یصون

قلم دو زبان اُس کی حمد میں بےزبان و حیران ہے اور اہل قلم نقش دیوار سرگردان

مولفہ مثنوی

الٰہی توئی مالک جسم و جان   توئی والی ملک کون و مکان
ضیا بخش دلہائے انسان توئی   شہنشاہ اقلیم دوران توئی
ز نور تو شد جلوہ مہر و ماہ   عیان شد ز تو نور شام و پگاہ

خبرگیر حالِ غریبان توئی　　نصیبہ دہ بے نصیبان توئی
کسِ بیکسانی پرِ بے پران　　سرِ زاہدان سرورِ سروران
توانِ تنِ ناتوانان توئی　　بجسمِ جہان قوتِ جان توئی

اور درود نامحدود خاتم النبیین شفیع المذنبین کی ذات مبارک پر جس نے خلق و عالم کو سیدھا رستہ دکھلایا چاہ ضلالت سے نکال کر سرچشمہ ہدایت پر پہنچایا **شعر**

ہدی النّاس حقاً ببیان　　کتاب لہ جاء بالبینات

صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم۔ **شعر**

علیہ افضل الصلوات حقاً　　من الرحمان ذی فضل العظیم

لمؤلفہ۔ مثنوی

جناب محمد رسول خدا　　بمشکل مددگار و مشکلکشا
محمد نبی و محمد ولی　　محمد غنی و محمد سخی
محمد شفیع ہمہ بندگان　　محمد خبردار راز نہان
سلاطین عالم گدائے درش　　ہمہ تاجداران فدائے سرش

حمد و نعت سے بعد احقر بندگان ربانی **مفتی غلام صفدر فوقانی** منشی فاضل مختار عدالت۔ ابن فضیلت مآب سخنور نامور مولانا **مفتی غلام سرور** صاحب سرور ظاہر کرتا ہے کہ مین نے پہلے بھی ایک کتاب انشاء صفدری نام لکھی تھی جو کئی دفعہ چھپ چکی ہے اور اب یہ چند سطرین اپنے دلی شوق سے حروف تہجی کے لغوی معنون اور اُن کے اقسام اور تبدیلات وغیرہ مین کتب اساتذہ مثلاً جواہر الحروف۔ تحفۃ العجم۔ ہفت قلزم۔ مؤید اساتذہ۔ گلبن اکبر۔ مخزن الفوائد۔ غیاث اللغات۔ ضوابط عظیم۔ رشیدی

مدار الافاضل - برہان قاطع وغیرہ وغیرہ سے انتخاب کرکے لکھے ہین - اور تحقیق الحروف نام رکھا ہے - ارباب علم و فضل سے بحکم الانسان مرکب الخ اور بمقتضائے شعر

بپوشش گر بخطائے رسی و طعنہ مزن
کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

خطا و سہو سے جو کہین سرزد ہوا ہو معافی کی امید کیجاتی ہے ؏

قطعۂ تاریخ اختتام کتاب تحقیق الحروف از مولف

طرفہ تر تحقیق فوقانی ست این
معدن تنظیم تنسیق الحروف

دل بسال اختتام این کتاب
گفت سیم علم تحقیق الحروف

۱۲

پہلا باب فارسی زبان کی تحقیق مین

فارسی زبان کی سات قسمین ہین دری پہلوی - پارسی - ہروی - سگزی - زاولی سغدی - دری - اُس فصیح زبان کا نام ہے کہ جسمین نقصان نہو - مثلاً ابریشم و اشکم و اسپند و اسکندر و اشتر وغیرہ کہ یہہ مثالین بغیر الف دری نہین ہین اور لکھتے ہین کہ دری اہل بہشت کی زبان ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ ساکنان بہشت کی زبان عربی پارسی دری ہے - بلکہ چوتھے آسمان کے فرشتے بھی لغات دری سے گفتگو کرتے ہین - اور بعضے کی یہہ رای ہے کہ بہمن بن اسفندیار کے زمانے مین جب بہت دور دور کے ملکون کے باشندے اُسکے پاس آتے تھے تو انمین سے کوئی ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتا تھا - بہمن نے تجویز کی کہ دانشمندون نے چند فصیح فارسی زبان وضع کی ہے وہ دری ہے اور بادشاہون کے دربار

مین بہی اُسی زبان مین گفتگو کرتے ہین پس حکم دیا کہ اُسکے تمام محروسہ اور مقبوضہ ملکون مین اس زبان مین گفتگو کیجائے - دری اس کو اس سبب سے بہی کہتے ہین کہ جو شخص دروازہ سے باہر آتا تہا اسّے متکلم ہوتا تہا - مگر درّہ کوہ سے بہی منسوب ہے چنانچہ عبد الواسع ہانسوی لکہتا ہے کہ دری وہ زبان ہے جسّے دیہاتی لوگ پہاڑون کے درون وغیرہ مین تکلم کرتے تہے چونکہ یہہ زبان زبان غیر سے مخلوط نہ تہی اسلیئے اسکو فصیح کہتے ہین اور ایک فرہنگ مین لکہا ہے کہ دری قدیمی پارسی ہے بعض اہل تحقیق کا بیان ہے کہ یہہ چند شہرون کی زبان ہے اور وہ شہر بلخ بخارا - بدخشان مرو ہین - پہلوی پہلو سے منسوب ہے اور پہلو فتح لام سے پارس کا باپ اور سام بن نوح کا بیٹا تہا بعضے کہتے ہین کہ پہلہ سے اور پہلہ ولایت رے - صفہان اور دینور ہے یعنی اُس ولایت کے آدمیون کی زبان ہے اور پہلہ فتح لام سے ایک شہر کا بہی نام ہے پس یہہ زبان اُس شہر سے بہی منسوب ہوسکتی ہے بعض کی راے ہے کہ نواحی صفہان کی زبان ہے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ پہلوی پایۂ تخت کیان کی زبان ہے تیسری پارسی یہہ زبان پارس پہلو بن نوح کے بیٹے سے اسلیئے منسوب ہے کہ وہ اپنے عہد مین پارس کا مالک اور وہ ملک اُسکے نام سے موسوم تہا چنانچہ اب تک وہی نام مشہور ہے اور شیخ حجر عسقلانی لکہتے ہین کہ پارسی پارس بن عامر بن یافث بن نوح کے بیٹے سے منسوب ہے اور بعض بیان کرتے ہین کہ فارسیان پدرم بن ارفخشد بن نوح کے بیٹے ہین پدرم کے دس بیٹے تہے دلاور اور شجاع چون کہ تازی زبان مین سوار کو فارس کہتے ہین اسلیئے یہہ زبان اس اسم سے موسوم ہوئی قدیم مین بہی تمام ممالک ایران کو پارس کہتے تہے جو جیحون کے کنارے سے فرات

تک ہے اور باب الابواب سے دریاے عمان تک زمانہ دراز کے گذرنے اور تغیرات زمانہ کے سبب سے ہر ایک ولایت کسی ایک نام سے موسوم ہو کر باہم سے جدا ہو گئی (مثلاً) خراسان کہ قدیمی فارسی مین مشرق کو کہتے ہین چونکہ وہ ولایت [illegible] کے شرق مین واقع ہے اسکا نام خراسان رکھا گیا علے ہذا القیاس عربی زبان کے بعد ہر ایک زبان سے افضل فارسی ہے حضرت رسالت پناہ نے بھی اس زبان سے گفتگو کی ہے چنانچہ ابولیث فقیہ سمرقندی اپنی ایک تصنیف مین لکھتا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین نے ایک شخص نو کد خدا کو دیکھا پوچھا (کہ خدا شدی گفت بلے فرمودند کہ ولیمہ کد خدائی چرا نمی بری چنانچہ اگر خدیشہ نداری بلوی ذبح کن اگر بران ہم قادر نیستی کنجشکے ولیمہ ساز) یہ زبانین مستعمل ہین اور باقی چاروں متروک ضرورت شعر کے لیے ان زبانون کا کوئی لفظ باندھا جاسکتا ہے مثلاً

قاسم - شعر

جان بدہ قاسم بپیش آن دو لب		پاک گرمی کن جملۂ ایام را

امیر دہلوی - بیت

اے دہلی واے بتان سادہ		پاک بستہ وگوشہ کج نہادہ

دوسرا باب حروف تہجی کے لغوی معنون اور انکے اقسام و تبدلات مین

حروف حرف کی جمع ہے اور حرف فتح اول سے لغت مین بمعنی سخن طرف کنارہ لب شمشیر اور اصطلاح نحات مین وہ لفظ کہ اور کلمہ کے انضمام سے سوا اسکے معنی مفہوم ہوون مثلاً عربی مین مِن و عَن و اِلٰی و عَلٰی اور فارسی مین از و بر و بہ و تا ہین - اور کبھی

اول سے کسب کرنا اور ضم اول سے حب الرشاد کہ فارسی مین سپندان کہتے ہین اور ہندی ہالون کہ تخم ترہ تیزک ہے ،،

تہجی فتح اول و دوم و تشدید جیم سے لغت مین ہجو کہنا اور حروف مفردہ کو باہم ترکیب دینا کہ با تا ثا الخ ہین وہ آٹھہ کلمہ کہ حروف تہجی سے جملون کے طور پر ترتیب اعداد کے لیے مرکب کیے گئے ہین یہہ ہین اول ابجد - دوم ہوز - سوم حطی - چہارم کلمن پنجم سعفص - ششم قرشت - ہفتم ثخذ - ہشتم ضظغ - ان کے معنی (مدار الافاضل) مین اسطرح لکھے ہین کہ ابجد بمعنی ابی وجد فی المعصیت یعنے میرا باپ کہ آدم تہا گناہ مین پایا گیا یعنے اُس سے گناہ سرزد ہوا ہوز بمعنی اتبع ہوا یعنے اپنی نفسانی ہوا یا حرص کی پیروی کی - حطی بمعنی حط ذنبہ بالتوبۃ والاستغفار یعنے توبہ و استغفار سے اُسکے گناہ کم کیے گئے - کلمن بمعنی تکلم بکلمتہ فتاب علیہ بالقبول والرحمۃ یعنے اُسنے ایک کلمہ سے کلام کیا پس اُسکی توبہ قبول ہوئی سعفص - بمعنی ضاق علیہ الدنیا فافیض علیہ یعنی دنیا اُسپر تنگ کی گئی ہے اور وہ اُسپر پہینکا گیا - قرشت بمعنی اقر بذنبہ فشرف بالکرامۃ یعنی اپنے گناہون کا اقرار کیا پس شرف کرامت پایا ثخذ بمعنی اخذ من اللہ قوۃ یعنی خدا سے قوت لی ضظغ بمعنی سد عنہ نزغ الشیطان بالعزیمت یعنی اُسسے شیطان کا تباہی ڈالنا عزیمت یعنی کلام حق و توحید سے بند کیا گیا - بعض لکہتے ہین کہ ابا جاد ایک بادشاہ کا نام ہے جسکا مخفف ابجد ہے اور باقی کے سات کلمے اُسکے سات بیٹون کے نام ہین اور بعض کا قول ہے کہ مرامر نام ایک شخص تہا کہ خط لکہنا اُسکا ایجاد ہے اور یہہ آٹھہ کلمے اُسکے آٹھہ بیٹون کے نام ہین مگر صاحب **ضوابط عظیم** نے ان کے معنی اسطرح بیان کیے ہین کہ ابجد آغاز کرد یعنی شروع کیا - ہوز در پیوست یعنے ملا -

حطی دانست شد یعنی مطلع ہوا۔ کلمن سخنگو شد یعنی باتین کرنے لگا سعفص از وے آموخت یعنے اُس سے سیکھا۔ قرشت ترتیب کرد یعنی یکجا کیا۔ ثخذ نگاہداشت یعنی محفوظ رکھا۔ ضظغ تمام کرد یعنے ختم کیا اور اعداد مین اُن کی ایسی ترتیب ہے کہ **قطعہ**

یگان شمار ز ابجد حساب تا حطی　　پس انگہ از کلمن دہ دہ است تا سعفص
پس انگہ از قرشت تا ضظغ شمر صدگان　　دل از حساب جمل شد تمام مستخلص

اور حروف تہجی مفردہ کی تین قسمین ہین +

اول مسروری جو دو حرفون سے لکھے جاوین با تا ثا وغیرہ دوسرے ملفوظی جو تین حرفون سے تحریر ہون (مثلاً) جیم دال ذال وغیرہ تیسرے مکتوبی کہ تین حرفون سے لکھے جاوین مگر اُنکا آخر کا حرف قسم اول سے ہو (مثلاً) میم نون واو اس پچھلی قسم کو علم صنائع و بدائع مین مقلوب مستوی بھی کہتے ہین وہ آٹھ حرف جن کا استعمال فارسی مین نہین اور عربی سے مخصوص ہین یہ ہین۔ اول ثا۔ دوسرے حا۔ تیسرے صاد۔ چوتھے ضاد پانچوین طا۔ چھٹے ظا۔ ساتوین عین۔ آٹھوین قاف۔ اور چار حرف پ چ ژ گاف عربی مین نہین فارسی سے مختص ہین +

الف

لغت مین فتح الف اور سکون لام سے عدد ہزار و کسر الف و سکون لام سے دوستی و یار و دوست و فتح الف و لام سے محبت و دوستی و اختلاط و فتح الف و کسر لام سے مرد جوان و سخی و مرد بے زن و مجرد اور نام ایک حرف کا حروف تہجی سے جسکا ایک عدد ہے وہ ایک مستقیم خط ہے کہ لفظ کے آخر یا درمیان مین ساکن بے ضغطۂ زبان واقع ہوتا ہے پس اگر وہ خط مستقیم ابتدائے لفظ مین متحرک یا درمیان یا آخر لفظ مین ساکن بضغطۂ زبان واقع ہو تو اُسکو ہمزہ کہتے ہین بکثرت و محاورات اہل فارس و عرب مین اگر ساکن ہو یا متحرک دونو حالتون

ہین الف کہتے ہیں اس حرف کو کنایۃً ذات احدیت اور قامت محبوب اور سرو سہی سے تشبیہ بھی دیتے ہین اور الف کشیدہ سے شرمسار ہونے اور ابجد خوانی کی بھی مراد رکہتے ہین فارسی مین اسکی اٹھائیس قسمین ہین **اول الف زائدہ** مثلاً سبزرنگ سبزا رنگ **مولانا مظہر - بیت**

تازہ بادت گل عیش از نفس مشک آئین
نوش بادت می لعل از خم سبزا رنگ

ایضاً مولانا جامی - بیت

بشکفت این ورشید از زیر بستر
چو بید برگ سبزا رنگ خنجر

بیت

خاقانیا اگر تو سخن نیک دانیا
پندے بگویمت مشنو رایگانیا

دوسرے الف بدل کہ باے موحدہ سے بدلے مثلاً اسغیدن و بسغیدن یعنی آمادہ ہونا و علے ہذا القیاس بسغدہ **ابوشکور شعر**

تن و جان چو ہر دو فرود آمدند
بیک جاے ہر دو بسغدہ شوند

و آسغدہ **مسعود سعد سلمان -**

خاطر عالی تو غارت کرد
گنج آسغدہ نہان قلم

اور دال مہملہ سے مثلاً بدان و بدین کہ اصل مین بآن و باین تہا **مثال حافظ - شعر**

ہمین ہست خاصیت گفت دین
بدان خویش بدانند و نیکان بدین

اور زا رتازی سے مثلاً بادگفتم و بازگفتم کہ اہل خراسان کا محاورہ ہے اور کاف فارسی سے مثلاً ارگنج و گرگنج ضم اول سے شہر خراسان کا نام ہے اور لام سے مثلاً سنگ آبی و لنگ لابی یعنی جانور آبی **پور بہاری جامی - بیت**

گرچہ سگ لابی بدریا درشود
پوستینش کندہ خواہم چون فنک

فنک فتح فا و نون سے ایک جانور سفید رنگ کا نام ہے اور نون سے مثلاً اغول و تغول واو معروف سے کہ مخفف جسکا اغل و تغل ہے بمعنی وہ جگہ جو بکریون کے غلہ کے واسطے جنگل مین بنائی گئی ہو اور یہہ ترکی لفظ ہے **مولانا روم** بیت

غم مخور یدہر شتر رہ نبرد درین اغل
زانکہ بہ پستی اندو ما بر سر کوہ بر شرف

دیگر

ہرکہ گوید کہ سنم بر سر شاخش بزنم
کین حرم عشق بودامی حیوان نیست تغل

وآور و ونا ور دبمعنے جنگ و جدال اور واو سے مثلاً ارنج و درنج بمعنے مرفق و تاغ و توغ بمعنی درخت و یکسان و یکسون بمعنی برابر و یہان ہون **اوستاد جلالی** بیت

شما را ایمان بہ کہ بیدون شوید
سر خویش گیرید و یکسون شوید

دوہان و دوہون **عبد القادر نائی** بیت

آنکہ مہ شاہ خواند ازدہون
از دہانش بوی مشک آید برون

اور ہاسے ہوز سے مثلاً انباز و ہنباز **ابن یمین** بیت

توئی کہ ہمت تو سر بران فرو نارد
کہ در امور جہان با فلک بود ہنباز

مولوی روم بیت

ہمہ توئی و دراے ہمہ اگرچہ بود
کہ در خیال در آرد کسے ترا انباز

ویاسا و یاسہ بمعنی رسم و قاعدہ مثلاً ن وابیون و پیون بمعنی افیون و دودہ کہ داد کا مضارع ہے اور یای تحتانی سے مثلاً ارمغان و یرمغان **رشید الدین وطواط** بیت

ہم خواستہ بخنجر و ہم یافتہ بجود
از خصم خویش بر مثل از من تو یرمغانہا

واکدش و یکدستش یعنی دو تخمه **بنیابین** - **بیت**

چنار بنیا بین که نرگس بے می از تاثیر شان
بیکند مستی و مخموری چو چشم یکدشان

تیسری ربط یعنی لفظ است **شعر**

دریغا گردن طاعت نهادن
گرش همراه بودی دست دادن

یعنے دریغ است **عرفی** - **بیت**

این جام که از رای منیر تو فلک ساخت
زودا که کند غنچه گل شهرت جم را

یعنی زود است **اوستاد انوری** - **بیت**

بے رونقا که باشد بے پاس تو سیاست
بے هیزما که ماند بے تیغ تو جهنم

یعنی بے رونق است و بے هیزم است **معزی**

روشنا چشم ملک سنجر درین گیتی به تو
خرما جان ملک سلطان فردوس برین

یعنی خرم است و روشن است

چوتھی اماله که یای معروف سے بدلے مثلاً کیست و چیست که اصل مین که است و چه است اور یاے مجہول سے بھی بدلتا ہے مثلاً مزاج مزیج کتاب کتیب **سعدی** - **بیت**

نه هرجا که بینی خط دلفریب
توانی طمع کردنش در کتیب

پانچوین خطابی - چنانچه لفظ گویا مین **انوری** - **بیت**

گوهر خنجر چو شد لعل بخون گویا
لعب هوا بر شراب گوهر آذر شکست

چھٹے ملفوظ غیر مکتوب - مثلاً رحمن و آله بعض موقع مین یه الف تلفظ سے ساقط ہوتا ہے **هلالی** - **بیت**

چگونیم آن ذقن را الله الله
طلوع مشتری در آخر مه

ساتوین بمعنی جانب طرف مثلاً سرازیر سرا بالا یعنی سر بجانب زیر و بالا و راستا و چپا بمعنی جانب راست و چپ مگر یہہ الف کبھی محض زائد آتا ہی خسرو - بیت

سوی پستا که ده نغفور جاست	امیر ختن سوی چپا گشته راست

آٹھوین مقصورہ - اسکو بھی یا سے لکھتے ہین مثلاً مصطفی و مرتضی اور کبھی اسکو باعتبار کتابت یا پڑھتے ہین مثلاً موسے و عیسے یاے معروف سے یہ الف نسبت کے وقت واو سے بدلتا ہے مثلاً عیسوی و موسوی و مولوی وغیرہ ◆

نوین تانیث - مثلاً عقبیٰ و دنییٰ مگر اہل فارس دنیی کو الف سے لکھتے ہین

دسوین ابدال - زبان عربی سے مختص ہے جب واو سے بدلے تو الف سے لکھتے ہین اور الف پڑھتے ہین مثلاً عصا کہ اصل مین عصوٌ تھا تنوین ضمہ سے مگر جب یا سے بدلے تو یا سے لکھتے ہین اور الف پڑھتے ہین مثلاً ہدیٰ کہ اصل مین ہدیٌ تھا ◆

گیارہوین نسبت مثلاً گندا یعنی ناخوش و بدبو پور بہاری جامی - بیت

گندا و تیز ہمچو پیاز و ترش چو دوغ	چون سیر گرم و خشک چو جزرات سر و تہ

و زیبا منسوب بہ زیب **بارہوین وصلی** کہ تقطیع مین ہنگی وزن کے سبب سے گر جاے **سیفی مصرع** - روز سیفی سیہ از کاکل مشکین تو شد ◆ کہ سیاہ کے لفظ کے از کا الف گر کر سیہز مقابلہ فعلاتن آئیگا **سعدی** - **بیت**

بدان ماند اندر زشوریدہ حال	کہ گوئی بکژدم گزیدہ مثال

کہ اندرز کا الف تقطیع کے وقت گر جاے مثلاً بدانما فعولن ندرز فعولن زشوری فعول دہ حال فعول **تیرہوین کلمہ** کہ اصلی ہووے اور اسکے حذف یا اسقاط سے لفظ کے معنی مفہوم ہون مثلاً خدا و جدا و گریبان و زندان صاحب **برہان قاطع**

کی رای کے موافق وہ الف کہ کلمہ کے اول آئے دو قسم پر ہے ایک **اصلی** دوسرا **وصلی** اصلی کے دو قسمین ہین **پہلے** وہ کہ کسیطرح سے حذف نہ کیا جائے مثلاً اندام و انجام کہ ان کے محذوف ہو گئے سے لفظ بے معنی ہو جاتا ہے **دوسرے** وہ کہ بحالت حذف بہی ان کے معنی تحقیق ہون مثلاً افسانہ و فسانہ **شعر**

حیدر رشش گفت من ندارم زر	ار فسانہ مخوان و رنج مبر

وصلی یعنی ایسے لفظ کے اول زیادہ کرین کہ حقیقت مین وہ بے الف ہوا اور اسکے زیادہ کرنے سے کسی قسم کا اختلاف واقع نہو مثلاً اسکندر و سکندر و اشکرہ و شکرہ بمعنی طائر شکاری کہ الف کے بغیر بہی یہ الفاظ درست ہین **چودہوین ندا** کہ اسما و تخلص شعرا کے بعد بہی واقع ہو مثلاً خاقانی و خاقانیا فوقی و فوقیا مثلاً ملا **فوقی یزدی نظم**

فوقیا می ما چمت لبہا کہ غیر از تو کرا	در مزخرف نثار صاف حقیقت دادند
بیا زاہدا ترک سالوس کن	ریا را بزنجیر محبوس کن

مصرع خاقانیا تو تکیہ بطاعات خود مکن ۔ و صاحبا ۔ دلا جانا ۔ صدرا ۔ خداوندا

الوری ۔ بیت

صاحبا صدرا خداوندا کریما بندہ گر	یابد از فرمان عالی بارگاہ تو نجات

عبد الواسع ۔ بیت

پناہا مہتا ہنرا ہنر نوازا	جہانگیرا جہاندارا جہان آرا جہانسازا

شیخ سعدی بہی کریما ببخشای بر حال ما ۔ و جناب فضیلت مآب مولانا سرور **شعر**

دلا مضمون صفت چہرۂ پیغمبر انشا کن	حجاب از صورت محبوب حسن احمدی وا کن

الہا قادرا پروردگارا
کریما منعما آمرزگارا

مثال دیگر۔ کنھیالال۔ ہندی۔ شعر مثنوی نگارین نامہ مین

کریما مرترا زیبد کریمی
رحیما ختم بر ذاتت رحیمی

پندرہوین۔ دعائیہ کہ صیغہ امر غائب و نہی غائب مین دال کے پہلے واقع ہو خواہ دعاے نیک کے واسطے خواہ بد کے لیے۔ **زلالی۔ بیت**

بخون گریاد چشم عاشق زار
کہ بیند جلوہ گاہ یار بے یار

لفظ گریاد مین دعائیہ الف ہے اور علی ہذا برساد و مرساد **ظہیر فاریابی۔ رباعی**

ای نوبت تو گذشتہ از چرخ بسی
بے نوبت تو مباد عالم نفسی
آوازۂ نوبت بہرکس برساد
لیکن مرساد از تو نوبت بکسی

و کناد و بماناد و میراد و دہاد **حافظ۔ بیت**

مقام اصلی ما گوشۂ خرابات است
خداش خیر دہاد آنکہ این عمارت کرد

شعر

ز ملکت پراگندگی دور باد
جہان آفرین بر تو رحمت کناد

میر معزی۔ بیت

باقی بمانیا کہ جہان از بقاے تو
امن تمام و مصلحت بیشمار یافت

میر حسن دہلوی۔ بیت

ہر تیر ز کیش تو مرا راحت جان است
قربان شودا ہر کہ ازین کیش نباشد

کہ لفظ بمانیا و شودا مین بھی الف دعائیہ ہے مگر الف دعائیہ جسے صیغہ ماضی کا اشتباہ ہو مستعمل نہین مثلاً گفتاد و خفتاد و نہد و نہاد و کشاد و کشیدن کے مصدر سے الف دعا

اور کشادن سے مصدر سے صیغہ ماضی ہے **سولھوین رفع اجتماع ساکنین** مثلاً لفظ اندین **شعر**

دیگر مرو بہ ناز سو کشتگان خویش جان دادہ اند و یک نفس آرام کردہ اند

سترہوین تفضیل مثلاً اکمل و افضل و اشرف **خاقانی نظم**

احمد علی آن امام اکمل بل افضل و مفضل و مفضل
ما اشرف قدرک ای ملک قدر ما اشرح صدرک ای جہان صدر

اٹھارہوین متکلم مثلاً ملاذا یعنے ملاذ من و مکرما یعنے مکرم من **بیت**

اے ملاذا اے معاذا مشفقا ساز بر عالم کرم ا بہر خدا

انیسوین ممدودہ ۔ کہ اصل مین دو الف ہین اور کلمات کے اول مین آتا ہے پس ہر ایک کلمہ کہ الف سے ہے مد سے ہے قصر اور حذف سے نہین ہے مثلاً آز کہ حرص کو کہتے ہین یا قصر اور حذف سے ہے اور مد سے نہین ہے مثلاً ازبر وزبر یعنے حفظ کرنا و یاد کرنا یا فقط قصر سے ہے اور حذف اور مد سے نہین مثلاً اختر و انگر یا حذف اور مد سے ہے اور قصر سے نہین مثلاً آرام و رام یعنے قرار یا مد اور قصر سے ہے اور حذف سے نہین مثلاً آلاد و الاد کہ آگ کو کہتے ہین **شیخ آذری**

باوج گنبد گردون ازان تپاند مہر کہ یافت از تف قندیل مصطفے آلاد

یا تینون حرکات سے مستعمل ہے مثلاً آفسانہ و افسانہ و فسانہ یعنے قصہ کہ اصل مین سری ہے

پور بہاری ۔ جامی ۔ بیت

حیدر کش گفت من ندارم زر او فسانہ مخوان و رنج مبر

عمادی سلطانی ۔ بیت

مردی جستم نہ ریش و نہ سبلت
حکمت گفتم نہ آفسانہ

اور سیطح آفکانہ و افکانہ و فکانہ یعنی بچہ ناتمام کہ شکم سے گرجاے **مسعود سعد سلمان**

شکم حادثات آبستن
بہ نہیب تو آفکانہ کند

شمس فخری - بیت

عجب گر دشمن ملکت در ارحام
بگردد نیست مانند فکانہ

و آستارہ استارہ و ستارہ و آفریدون و افریدون و فریدون **فردوسی - بیت**

ز دہقان بپرسید کس را ندید
کہ شایستہ آفریدون سزید

قیس - بیت

بود طفل اہت بہر کمینہ خادمت قیصر
ہزاران باشدت چاکر چو افریدون با شوکت

آتش و تش **مولانا روم - بیت**

موسی اندر درخت ہم تش دید
سبز تر میشد آن درخت ز نار

ملا فوقی یزدی - بیت

اگر وقت شاشیدنت ابر شد
بہار آتش خرمن صبر شد

بیسوین قسمیہ کہ اسماے عربی کے آخر مین واقع ہو مثلاً حقا و ربا

حفظ - شعر

شد مانع یار رقیب و دیدارش دید
ناحق حق ما گرفت حقا حقا

اکیسوین الف مد صوت کہ افسوس و حسرت و مصیبت و ماتم کے مقام مین الفاظ نوحہ کے آخر مین آتا ہے مثلاً ہا **تفی - بیت**

میخواست مسیح شد طبیبم
دردا کہ شفا نشد نصیبم

دیگر **مصرع** دریغا ای فلک با من چہ کردی * **حفظ - شعر**

دریغا حسرتا افسوس و آوا
رفیق ما نشد کس در بلاہا

کہ دریغا وغیرہ مین الف مصوتہ ہے بائیسوین **الف اشباع** وہ ہے کہ فتح سے پڑہنے سے پیدا ہو مثلاً نمک دنماک و مہار وماہار اور وہ الف کہ کلمہ کے اول ہو ہر حرکت کے موافق اسکو اشباع کرتے ہین پس فتح سے الف اور ضمہ سے واو اور کسرہ سے یا مثلاً افتاد سے اوفتاد واماده سے آماده اور استاده سے ایستاده وغیرہ اور علے ہذا القیاس سخن سے سخون **شعر**

بود لی بودے بیار کنون
رطل پرکن مگوی پیش سخون

اور نشان سے نیشان **مولانا مظہر** گہوڑے کی تعریف مین **بیت**

بپاست آنچنان کہ ببیند بروی سنگ
نیشان پای مورچہ ہای تار راست

اور چابک سے چابوک **حکیم اسدی - بیت**

چہ چابوک دست ہست بازی سگال
کہ در پردہ داند نمودن خیال

اور ازار سے ایزار **جمال الدین سلمان - قطعہ**

در دیار کاندرو اہل ہنر دیار نیست
ناگہان افتادہ و درماندہ و پابست من
یک بیک کردند غارت بے سرو پایان دہر
تا بدستار و سر و ایزار و پاے و پیرہن

تیئیسوین الف تصغیر کہ اسم کے بعد آتا ہے **فردوسی مصرع** کہ چون رزم آورد برہنہ تنا * یعنے تن صغیر

چوبیسوین الف تعظیم یہہ بہی اسکے بعد آتا ہے **مصرع فردوسی** بپیچید بر خویشتن بیزنا * یعنے بیژن رفیع الشان **پچیسوین الف تحسین** -

کہ فعل کے بعد آتا ہے **وفائی** مصرعہ یار گفتا برخ ماہم نگر گفتم بچشم **حافظ** بیت

یار گفتا کیستی گفتم تمنا گوئے شما   عزم کجا داری بگو گفتم سر کوئے شما

چھبیسویں الف تسمیہ کا اعلام و القاب کے آخر میں تعظیم کے واسطے آتا ہے مثلاً جلالا و نظیرا ظہیرا و طالبا **ملا سعید۔ قطعہ**

شب و روز مخدوم ما طالبا   پئے جیفۂ دنیوی در تگ است
نگر قول پیغمبرش یاد نیست   کہ دنیاست مردار و طالب سگ است

شعر صائب

ای صبا بر برگہای غنچہ نہ آہستہ پا   پاسبانا نند گلہا صائبا خوابیدہ است

ستائیسویں الف وصل مثلاً ابی و ابا و اشکلو و اشکم و اشتم و اسکندر و ابر کہ یہ الف معنوں میں کچھ دخل نہیں رکھتا اور اُس حرف کی حرکت کا تابع ہوتا ہے کہ جو کلمہ کے اول ہو مگر ثنائی و ثلاثی و رباعی و خماسی میں ہمیشہ مفتوح رہتا ہے

الف وصلی ص ۱۲ پر
بھی بیان ہے پھر
الف وصل اور وصلی
میں فرق ؟

فردوسی۔ نظم

یکی لشکری خواہم انگیختن   ابا دیو مردم در آویختن
ابر بارۂ جنگ جوے سوار   برون آید از قلعہ کوہسار

کہ لفظ ابا و ابر کا الف مفتوح ہے و اسکندر مثلاً **مولوی نظامی بیت**

بقلب اندر اسکندر فیلقوس   جناحے برآراستہ چون عروس

و اشکم مثلاً **مولوی روم۔ بیت**

شیر بے گوش و سر و اشکم کہ دید   این چنین شیرے خدا خود نافرید

و اسپید مثلاً **اسدی۔ بیت**

بدو گفت ای دد آبی کام تو
نپوئیم نہ جوئیم بجز نام تو

دہشتم ناصر علی ۔ بیت

الٰہی از خودم بستان و گم کن
بنور پاک بہ من آشنا کن

داشکم خسرو ۔ بیت

اشکم را گشت پہن پستگاہ
از ہنر خویش زبر دست شاہ

یہ الف اسم فعل حرف تینون پہ واقع ہوتا ہے۔

اٹھائیسوین جمع کہ فارسی مین سوای لفظ ہا کے نہین عربی زبان مین بہت ہے مثلاً تدابیر و تراکیب و مساجد و معابد و عناصر و مراکب **ملا فوقی یزدی** نیزہ کی تعریف مین **بیت**

گہے بر فرس گاہ بر کوشیند
بپستش فتد چون عنان رکاب

انتیسوین مبالغہ عربی مصدر دن مین لام کلمہ کے پہلے واقع ہوتا ہے اور ماقبل اسکا مشدد رہتا ہے مثلاً نقال و بقال و ستار و غفار وغیرہ۔

تیسوین تنوین کہ اسمائے عربی کے آخر مین واقع ہو اور نصب کے مقام پر لکھا جاتا ہے اور وقف کی حالت مین الف پڑھا جائے مثلاً یقیناً مطلقاً قطعاً ظاہراً باطناً غالباً یہ یقینی تنوین بمعنی تمیز کے مفید ہے یعنی از روی یقین کے ایسا ہے مگر لفظ اصلاً حرف با کے (کہ حروف جارہ سے ہے) دور کر دینے سے ہے یعنی حصلاً اصل مین باصل تہا **اکتیسوین الف مصدر** کہ اسمائے آخر مین مصدر کے معنی پیدا کرے مثلاً پہنا و فراخا یعنے پہن بودن و فراخ بودن **مولوی نظامی مصرع** یہ پہنا شدے پہرہ را پہن سازہ اس الف کو الف نسبتی بہی کہتے ہین اور زبان عربی

ین مصادر مزید مین لام کلمہ کے پہلے آتا ہے مثلاً تطاول و تغافل ❖

تیسوین الف کثرت بمعنی بسیار مثلاً خوشا یعنے بہت خوش **ملا فوقی یزدی**

خوشا کو از غم دنیا شد آزاد
بریش نہ فلک گوزید و جان داد

شعر صائب

خوشا دردیکہ از چشم بد اندیشان نہان باشد
خوشا چاکیکہ چون خرما بجیب استخوان باشد

بتیسوین الف لیاقت کہ صیغہ امر کے بعد آئے مثلاً خوانا لائق خواندن و دوشا لائق دوشیدن **حکیم اسدی ـ بیت**

ز گاوان صد و سی ہزار از شمار
ز میشان دوشا ہزاران ہزار

چوتیسوین الف مفعول کہ صیغہ امر کے بعد آتا ہے مثلاً پذیرا یعنی پذیرفتہ شدہ

نظامی ـ بیت

پذیرا سخن بود شد جہانگیر
سخن کز دل آید بود دلپذیر

پینتیسوین الف انحصار کہ اُسمین حصر کے معنی پائے جاوین مثلاً سراپا

سعدی ـ بیت

سراپا شکم شد ملخ لاجرم
بپایش کشد مور کوچک شکم

یعنے سر سے پاؤن تک **چھتیسوین الف فاعل** کہ صیغہ امر کے بعد آئے اور فاعل کے معنی پیدا کرے مثلاً بینا کہ بین امر ہے اور الحاق الف سے بینا بمعنی بینندہ و علیٰ ہذا القیاس دانا و جویا اور اس الف کے بعد نون بھی آتا ہے مثلاً جویان و جریان [illegible] فاکلمہ کے بعد آتا ہے اور ما بعد اسکا مکسور ہوتا ہے مثلاً ناظر **حافظ ـ بیت**

ناظر روے تو صاحب نظرانند آرے
دیدہ بر دوز کہ تو صاحب نظری نیست کہ نیست

عاشق و ساقی کامل و جاہل و فاضل و عادل وغیرہ حفظ۔ شعر

شکر کن منت بگو مین کہ کف خاک را
چشم بینا دل دانا و زبان گویا داد

ستائیسوین الف عاطفہ کہ دو کلمہ مترادف و متشابہ و متضاد مین آتا اور واو عطف کے معنی دیتا ہے مثلاً تگاپو و رستاخیز و شبانروز و نگر شبانروز مین الف کا لفظ واو عطف کی جگہ ہے پس تگاپو سے مترادف ہین و رستاخیز متشابہ و شبانروز متضاد کیونکہ تگ و پو کے معنی یکسان ہین اور رست و خیز کے جدا جدا اور شب و روز ضدین حافظ۔ بیت

پیالہ بر کفنم بند تا سحرگہ حشر
بمی ز دل ببرم ہول روز رستاخیز

اٹھائیسوین الف اتصال کہ ایک کلمہ کے تکرار مین واقع ہوتا ہے اور پہلے کلمہ کو دوسرے سے متصل کر دیتا ہے مثلاً گوناگون و جابجا و دوشادوش و دمادم و رنگارنگ و مالامال مگر گوناگون مین کثرت اور مبالغہ کے واسطے آتا ہے +

محمد شیرین مغربی۔ بیت

ز دریا موج گوناگون برآمد
ز بیچونی برنگ چون برآمد

حافظ۔ بیت

شراب خانگی از ترس محتسب خوردہ
بروی یار بنوشیم و بانگ نوشانوش

باے موحدہ

لغت مین [illegible] یعنی چیتی اور باز کا مخفف کہ ایک شکاری جانور ہے ابجد مین اس کے دو عدد ہین۔ اور اس حرف کے الف کے سوا تین قسمین ہین

اوّل باے ابدال کہ فا سے بدلے مثلاً زبان و زفان و زبانہ و زفانہ

جمال الدین شہریاری۔ بیت

چون زد زفانہ آتش خشم تو اے خصم
گر پیش خصم تو نشود عفو تو سپہر

منوچہر۔ بیت

مرغان زفان گرفتہ یکسر
باشاد زفان زدام چنبر

حکیم سوزنی۔ بیت

یادی کہ آن نور دین رسید مرا گفت
کردہ زفان چون زبانہ آتش

اور کاف تازی سے مثلاً بوشاسپ وکوشاسپ **زرتشت بہرام۔ بیت**

نہ در بیدار گفتم نے بوشاسپ
نگویم جز بہ پیش تخت کوشاسپ

شعر

شنیدم کہ خسرو بوشاسپ دید
چنان کاتشے شد بدورش پدید

اور کاف فارسی سے مثلاً بالہ وگالہ کہ جوال کی ایک قسم ہے **ادیب صابر۔ بیت**

چون کیر در سپوختم اندر کسش تمام
دیدم کسے فراخ بمانند گالہ

اور میم سے مثلاً لبالب ولبالم بمعنی مالامال **فردوسی۔ بیت**

نہ از لشکر ما کسے گم شدہ است
نہ این کشور از خون لبالم شدہ ست

وغژب وغژم ضم اول اور زائے فارسی سے بمعنی دانۂ انگور **فخری۔ بیت**

از دست میر شیخ سحاب ار نمے برد
لعل وعقیق روید از زر بجای غژب

ابوالعلا شوشتری۔ قطعہ

بیار آن کہ گواہی دہد ز جام کہ من
چہار گوہرم اندر چہار جاے مدام
زمرد اندر تاکم عقیقم اندر غژم
سہیلم اندر خم آفتابم اندر جام

اور دوسرے مثلاً برشست و درشست بروزن بدست نام گیاہ و خواب خواد و آب آو

مولوی معنوی - بیت

گر بخندد یا نہ شد پاے دم چو گاؤ
بر سرش چندان بزن کاید بخواو

لطفی - بیت

سگے تو از آن کہ ہیچ گاؤ چنگار
بزند غوطہ در میانہ آو

اور ہائے ہوز سے مثلاً بوش و ہوش بفتح بمعنے کروفر

دوسری بائی غایت یعنے بائی تا - میر نجات - بیت

وعدۂ مستی ہمہ بقیامت شد
سر نوح تو الہی بسلامت باشد

یعنی اگرچہ تا قیامت اور بعضے حذف تا ز غایت کے بھی قائل ہین -

تیسری بائی زائد کہ ہر ایک کلمہ پر جسکا پہلا حرف مفتوح یا ساکن ہو مکسور پڑہی جائے مثلاً بسپاز و بشکر اور جس کلمہ کا پہلا حرف مضموم ہو مضموم مثلاً بکن مگر اہل زبان سے سنا اور دیکھنے مین ہر حالت مین مکسور ہے مگر بموجب رای صاحب **مؤیدالاساتذہ** بائے زائد اسما اور حروف کے اول مین مفتوح اور افعال کے اوائل مین اکثر جگہہ مکسور اور کبھی مضموم آتی ہے مثلاً **فصیح ہروی مصرع** آن قطرہ ام کہ بحر بدر افگند مرا + مثال بائے مفتوح بر حرف **مصرع** بتر این نکتہ کہ حافظ ز تو خوشنود ست + اور بائے مکسور کلمہ اول پر آئے مثلاً بگرفت و بسپرد بپرو بہار وغیرہ **مصرع** درستی بپیر و اندر غار + اور عربی مین مکسور (کقولہ تعالی) ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکتہ

چوتھی بمعنی مصاحبت مثلاً بفلان رفتم یعنی ہمراہ فلان **جامی - بیت**

بعالم [illegible] صنع ظاہر
بصانع چون نہ مشغول خاطر

[illegible]

یعنے با صانع چرا مشغول خاطر نہ ۰ پانچوین بمعنی باوجود۔ سعدی بیت

ولیکن خداوند بالا و پست		بعصیان در رزق برکس نبست	

یعنے باوجود عصیان چھٹے بمعنی مقدار۔ نظامی۔ مصرع بخروار
عنبر بانبار مشک ۰ ایضاً

بجومی ستاند ز دہقان پسر		بمن مے فرستد بدیوان میر	

ساتوین بای اضافی کہ اضافت کے معنی دیوے سعدی مصرع
در زرداری بزور محتاج نہ ۰

اٹھوین بمعنی پیش مثلاً لفظ بدو رین شیدا مصرع ۰ اگر نیست بدو ربیست ہوائی قدح
نوین بمعنی زیر۔ نظامی

چنین تا بمقدار ہفتاد مرد		بہ تیغ آمد از رومیان در نبرد	

یعنے زیر تیغ مصرع کہ پاے خاطر در آید بسنگ ۰ یعنی زیر سنگ ۰ دسوین بمعنی عوض۔ حافظ

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت		نا خلف باشم اگر من بجوی نفروشم

مصرع کہ علم و ادب میفروشد بنان ۰ دیگر۔ بیت

نہ پرہیزگار و نہ دانشورند		ہمین بس کہ دنیا بدین مے خرند	

یعنے بعوض دو گندم و بعوض نان و بعوض دین ۰

گیارہوین بای انحصار بمعنی تمام نظامی ۔ ع جو بجو محنت من زان سخ گندم
گون ہست ۰ یعنی تمام محنت من اور جو بجو بجاے لفظ تمام کے ہے ۰

بارہوین بای اتصال ۔ مثلاً دمبدم و ساعت بساعت رنگ برنگ
جامی مصرع فزاید حرص او ساعت بساعت ۰

[illegible]

[illegible]

تیرہوین بای تشبیہ و مانند مثلاً مصرع بحسن صورت او در جہان نخواہد بود

سلیم - بیت

بصورت تو ستے کمتر آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدہ خط

یعنے مانند حسن و مثل صورت **فیضی - شعر**

لطفش بہ بہار شادمانی
قہرش بسموم مہد کانی

یعنی مثل بہار و سموم چودہوین بمعنی لائق **صائب - بیت**

صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است
آن بہ کہ براہ چارہ و تدبیر نسپریم

یعنے لائق درمان ؏

پندرہوین بمعنی **آغاز** کہ صدر کلام مین آئے اور اپنے معنون سے آغاز کے معنی بہی پیدا کرے **زلالی - بیت**

بنام آن کہ محمود بتش ایاز است
غمش بتخانۂ ناز و نیاز است

چونکہ یہہ با کلمہ محذوف ابتدا میکنم (کہ اُسکا متعلق ہے) کے بعد آغاز کلام مین آتی ہے اس سبب سے اُس کو بای ابتدائیہ اور بای آغاز بہی کہتے ہین **سعدی - بیت**

بنام جہاندار جان آفرین
حکیم سخن بر زبان آفرین

غنیمت - بیت

بنام شاہد نازک خیالان
عزیز خاطر آشفتہ حالان

جامی - بیت

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست
ثنایش جوہر تیغ زبانہاست

سولہوین قسمیہ **شیدا** مصرع بجان بادہ کہ جان میدہیم برای قدح

[illegible]

یعنی قسم جان بادہ سعدی - بیت

اگر چہ بینی پسند آیدت از ہزار
بمردی کہ دست از تعنت بدار

یعنی قسم مردی - فوقانی - بیت

بشوق او کہ خیالش بخواب اگر یابم
غبار پاش اشکم بچشم بیدار

یعنی قسم شوق لطیفی - بیت

تو و لعبت جوانی بشیوۂ خوبی
بہر چہ دیدن یوسف بوے یعقوبی

دیگر

ز ابروان تو بے اختیار میترسم
بمرتضے کہ ازین ذوالفقار میترسم

یعنی قسم مرتضے

سترہوین بای طفیل و توسل مثلاً شیخ ابوسعید ابوالخیر نظم

یارب برسالت رسول الثقلین
یارب بغزا کنندۂ بدر و حنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات
نیمی بحسن بخش و نیمی بحسین

اٹھارہوین بمعنی قرب و نزدیکی - جامی - بیت

کمر بستہ بہ یعقوبش فرستاد
وزان پس درمیان او ندرداد

ابوسعید ابوالخیر - بیت

آنکس کہ من از فراق او غمگینم
از درد ہمین و مرا بادہ بار رسان

مرصع طمع برد شوخے بصا چندسے رہ

دیگر کہ فردا بر او ربود خسروی یعنی نزدیک یعقوب قرب من نزدیک صاحبدل و قرب داور

انیسوین بمعنی موافق - حافظ - بیت

ساقی بنور باده برافروز جام ما
مطرب بگو که کار جهان شد بکام ما

مصرع غمین مباش چه کاری بمدعای تو نیست ۔ یعنی موافق کام ما و موافق مدعای تو ۔

بیسوین بای استعانت شعر

بریده باد زبانے کسے که دست مرا
ز دامن تو به تیغ زبان جدا کرده

یعنے بامداد تیغ مصرع بچوگان خدمت توان برد گوے مصرع بلشکر توان کرد این کارزار ۔ مصرع تا نه مپسازد بناخن باز داغ خویش را ۔ یعنے بامداد ناخن

اکیسوین بمعنی سبب ۔ مرزا شاه پور ۔ مصرع بوفای دو سه روزه مرو از ره شه پور ۔ یعنے بسبب وفای دو سه روزه فرد

بجرم عشق تو ام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر لب بام آ که خوش تماشائیست

بائیسوین بمعنی حرف را مثلاً ۔ جناب کمالات انتساب ملا سرور ۔ بیت

بهر ذره رسید از پرتو نور رخش جلوه
چو شد بر اوج نیکو اختری آن مهربان پیدا

یعنے هریک ذره را نظامی ۔ بیت

اگر پایه پیل است و گر پر مور
بهر یک تو دادی ضعیفی و زور

یعنے هریک را جامی ۔ بیت

فرستادی بما روشن کتابی
با مر و نهی فرمودی خطابی

یعنے مارا مصرع بدار اندر آنچه دادی نخست ۔ یعنے دارا را

تیسوین بمعنی طرف مثلاً مصرع بدیده باز نگر دو نگاه از دیوار ۔ یعنے طرف دیده مصرع آرزو بکوے اندیم طفل اشک از رخصت مصرع بکابل بجم رغبت شاه خواست یعنے طرف کوے او و طرف کابل بجم ملا فوقی یزدی ۔ بیت

سپردم زین تکاپو آخر و بعشرت خیز نہد | کاندرین اقلیم داد عیش بے بیکند

یعنی طرف عشرت خیز نہد ٭ چوبیسوین معنی مطابقت و تقابل است

تا بداری لعلت یکے نخواہد بود | اگر ہزار عقیق از زمین شود پیدا

پچیسوین معنی برائے - شعر

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند | تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

سعدی - بیت

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان است | کہ ہر خاری بتسبیحش زبان است

یعنی برائے طواف کعبہ و برائے تسبیح مصرع بدیدار مردان شدن عیب نیست - یعنی برای دیدا

چھبیسوین معنی از - نظامی - بیت

سر کز تو گردد بلندی گرای | بافگندن کس نیفتد ز پای

شاعری - بیت

جمال دوست بدیدن نمیشود آخر | گل بہشت بچیدن نمیشود آخر

یعنی از دیدن و از چیدن شعر

بہ تن بوی کند گلہای تصویر نہالین را | بپا بیدار سازد خفتگان نقش قالین را

فوقانی - مطلع

بشوق نعت پیغمبر زبان طلب اللسان دارم | بذوق والی محشر بیان عذب البیان دارم

یعنی از شوق و ذوق ستائیسوین معنی مع طغرائی مشہدی بیت

زجعد پر شکنش دل بصد فغان افتد | چو کودکے کہ ز بالای نردبان افتد

یعنی مع صد فغان و بخیر و عافیت رسیدم یعنی مع خیر و عافیت

[illegible]

اٹھائیسوین معنی بر۔ مثلاً۔ قبلہ صدری گوید مثنوی مولانا سرور۔ بیت

بسروران جہان تا سر ز سیم گو
ہرآنکہ بر در دولت برہنہ پا آمد

یعنے بر سروران منظہر۔ بیت

آن شمع راکہ بغبارم فتادہ است
پروانہ چون سمن بہ برم فتادہ است

مصرع مشت آبے بروے غفلت زن عبدالواسع۔ بیت

بعارضش نہ زگرمی گلاب می پاشم
برو می تشنہ خوابیدہ آب می پاشم

یعنے بر عارض و بر غبارم و بر برم و بر روے غفلت ملا فوقی یزدی۔ بیت

چون ورتسد بسند شیرین تکلمی
کے کو زنطق من بہای شکر دہد

یعنے بر بسند ایضاً۔ شعر

زر اگر داری برو ورتس ببالاے ہمہ
ورنہ چندین غرہ کوزت چیست ای ابلہا

ورتسد۔ ورتس مصدر ورتسیدن سے ہین یعنے حرف اول واو دوم راء مہملہ سوم تاے مثناۃ چہارم سین بمعنی نشستن ۞

انتیسوین معنی در۔ مثلاً۔ مولانا سرور۔ شعر

بوقت بیکسی جستم بسے اندر جہان سرور
نشد غیر از محمد کس رفیق بیکسان پیدا

یعنے در وقت بیکسی ملا فوقی یزدی۔ شعر

کرا زترس رقیبم بہ تنہا ان عجب نیست
کہ نازش بکف یار شمشیر دارد

یعنے در کف آصفی۔ بیت

بکعبہ رفتم و شوق دست فرود آنجا
بگریہ آمدم و جاے گریہ بود آنجا

قاسم مصرع راست رو باش بہر کیش کہ باشی چون تیر ۞ یعنے در ہر کیش مصرع

[illegible]

دشنام بمن دادی شکر دہان تو ٭ یعنے در دہان تو **فوقانی** سوالف سالکہ بیت

مسلمانان بمحراب مساجد سر فرو آرند
ولیکن سجدہ گاہم ابروی خمدار بایستے

یعنے در محراب مساجد ٭

تیسوین بای کلمہ مثلاً کتاب کباب عتاب خطاب شراب گلاب باب وغیرہ۔

اکتیسوین بای مفسرہ - کہ اس سے مضمون کی تفسیر لفظ دیا اور ہرسے کیجائے اور تفسیر سے مضمون سے اسکا کچھ تعلق نہو نباشی ۔ بیت

بآتش بران شوشہ مشک سنج
چو مارسیہ بر سر کان گنج

یعنے بر آتش آن شوشہ مشک سنج یعنے زلف کال چنان ہست کہ مار سیہ بر سر کان گنج کہ سرخ مانند آتش باشد نشستہ است مگر تحقیق یہ ہے کہ قدما بای صلہ سے لائے ہیں بعد اس سے مضمون کی تخصیص کے واسطے حرف مفسرہ کہ دو بیہ بین ایک کوئے آتے ہین مثلاً مصرع بدریا در منافع بیشمار است ٭

بتیسوین بمعنی رُخ و سمت - مصرع بگردن فتد دشمن تندخو ۔

اس حرف کی مع الف بھی چند قسمین ہین ٭

اوّل بمعنی مع مثلاً اسپے بازین مکلل خریدم - یعنے مع زین مکلل خیلے با ہودج مرصع فروخت نمودم یعنے مع ہودج - حفظ - شعر

و میدم با نالہ ہمدم با فغانم ہمنفس
آہ یا بیچارہ دل یار ہوا دار ہست و بس

دوسرے بمعنی باوجود مثلاً با آنکہ او را بسیار فہمانیدم نفہمید نیز یہی - شعر

با آنکہ سراپاے مرا تیغ بلب کرد
ہرگز نتوانم ز تو یک بوسہ طلب کرد

تیسرے براے عطف - بیت

[illegible]

[illegible]

فرق ست میان آنکہ یارش در بر	با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

مثال نثر بادشاہ با غلام عجمی در کشتی نشستہ بود یعنے بادشاہ و غلام۔

چوتھے برائے معاوضہ مصرع۔ فرہاد کوہ غم را با جان نمے فروشد

یعنے بعوض جان۔

پانچوین برائے تقابل۔ شعر

با روے تو آفتاب دیدم	خوب ست ولیکن آن ندارد

چھٹے بمعنی حرف را۔ شعر

سنجاب دہ ز میغ باکوہ	کز سردی وی نبیند اندوہ

یعنے کوہ را

ساتوین بمعنی طرف و جانب۔ جامی۔ بیت

بردا ز وے پیامے چند با او	زلیخارا ازو صد پیوند با او

آٹھوین بمعنی از۔ محمد قلی سلیم۔ مصرع حسن با مہر و وفا بیگانہ ہست

یعنے از مہر و وفا۔

نوین برائے استعانت۔ عرفی۔ بیت

با صیقل ضمیر تو چون عکس آئنہ	مرئی شود ز ظل بدن صورت حواس

باے فارسی

یہ حرف فارسی زبان سے تعلق رکہتا ہے عربی مین نہین ہے اور بائے عربی سے بدلتا ہے۔ مثلاً ب و پ اور میم سے مثلاً سپارک و سمارک بمعنے کبوتر

حکیم قطران۔ بیت

استعارہ بالکنایہ [illegible] لوازم مشبہ بہ کا اور اثبات [illegible] مشبہ محذوف [illegible] کیلئے استعارہ تخییلیہ اور [illegible] مشبہ کے اختصاص کیلئے ہین اور [illegible] کے واسطے ثابت کرتے ہین [illegible] تین حالتون کا ظاہر ہونا [illegible]

[illegible]

سپاروک ارچه اوج چرخ گیرد		کجا گردد رہا از عقاب باز

اور واو سے مثلاً پام و وام اور لام سے مثلاً سراندیپ و سراندیل ہند مین ایک پہاڑ ہی اور آدم علیہ السلام کا مدفن ہے اور کاف تازی سے مثلاً پیچ و کیچ +

عماره - بیت

ہموارہ پرا ز پیچ است آن چشم فراکن		گوئی کہ دو بوم آنجا دو خانہ گرفت است

اور فارسی مثلاً سپند و سفند و سپید و سفید اور غین سے مثلاً پریزن و غریزن بمعنے غربال اور جیم تازی سے مثلاً پالیز و جالیز بمعنے کشت زار شمس فخری بیت

رخصمش ار نشود ملک پاک نیست عجب		کہ نیست از سر خر چارہ بہر جالیز

تا مثناۃ فوقانیہ

لغت مین خمیر سر جوش و خاک نرم اور ناقہ اوس کو تار و رشت اور تار دراز بھی کہتے ہین عدد اس کے چار سو ہین اور الف سے بغیر اوس کی چودہ قسمین ہین +

اول تاے ابدال - کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً غارت و غارج و لت و لج بمعنے لگد **شمس فخری - بیت**

کسے کہ کشد راے دہر از انجم افلاک		برہم شکند طارم افلاک بیک لج

منجیک - بیت

یک روز بگرمابہ فرو آب ہمے ریخت		مردے بزدش لج بغلط بر در دہلیز

اور جیم فارسی سے مثلاً تش و چش بمعنے باد اسفل کہ بے صدا ہوا اور دال مہملہ سے مثلاً تود و توت **زرتشت - بیت**

کرمے کہ از تود و از برگ تود		زحلوا و ابریشم آرد وسود

[illegible]

[illegible] چہرہ یار چون قمر [illegible] ادات تشبیہ [illegible] روشن [illegible] چند قسم ہین اول تشبیہ مفرد [illegible] کہ جس مین [illegible] مثلاً (۱) [illegible] دوم تشبیہ [illegible] کہ شاعر مشبہ متعدد و مشبہ بہ تنہا ذکر کرے (مثلاً) زلف یار و حالت [illegible] و [illegible] و تاریکی یک اند + دیگر پس اگر وجہ شبہ مذکور ہو تو اوس کو تشبیہ مجمل کہتے ہین اگر مذکور ہو تو تشبیہ مفصل اگر حرف تشبیہ بھی مذکور ہو تو تشبیہ [illegible]

۱۲ فوقانی

دوسداس و دستاس بمعنے آسیا **عطار - بیت**

چو او نہ چہرہ رامیکند وسداس | از و نہ آسیاے چرخ بر پاس

وزرتشت و زردشت اور سین مہملہ سے مثلاً تیسر و سمیز بروزن بیبد بمعنے تند اور کاف سے مثلاً چاشت و چاشتک کہ اول روز کو کہتے ہین اور مجازاً وہ طعام کہ اول روز کہائین اور چاشتکدان وہ ظرف کہ جس مین طعام چاشت رکہا جاے **جمال الدین عبد الرزاق - بیت**

ای چاشتکدانت چرخ ازرق | وی شادروانت چرخ اطلس

شادروان فرش و سایبان کو کہتے ہین اور تعریب کی حالت مین ثاء مثلثہ سے

دوسری تار قسم کہ عربی مین سواے لفظ اللہ کے نہین آتے مثلاً تاللہ بمعنی قسم خدا

تیسری تار نقل کہ نقل کلمہ کے لیے معنے وصفی سے بمعنی اسم ہوجاے مثلاً تاے کافیۃ وخلیفۃ کہ اصل مین کافی بمعنے کفایت کنندہ اور خلیفہ بمعنے پس آیندہ تہا معنی وصفی سے جدا ہوکر اسم ہوگئی اور معنی وصفی بہی اُس مین ملحوظ رہتے ہین یہہ تا عربی زبان سے مختص ہے -

چوتہی تار عوض یہہ بہی عربی مین ہے مثلاً عدۃ کہ اصل وعد تہا +

پانچوین تار مبالغہ کہ عربی مین آتی ہے مثلاً علامۃ و فہامۃ +

چہٹی تار کلمہ مثلاً حشمت شوکت صولت رفعت وغیرہ +

ساتوین تار خطابی کہ دوقسم ہے اول تاے مضاف الیہ دوسری تاے مفعول تاے مضاف الیہ لفظ کے آخر مین تو کے معنے پیدا کرتی ہے مثلاً رویت خوب است و غلامت ایک **کمال اصفہانی - بیت**

رویت ورد یاسے حسن لعلت مرجان — زلفت عنبر صدف دهن در دندان

فوقی یزدی - بیت

کارم دلی مرا چه شود گر برآورد — شیرین لبت که لم زده بر شکّرے باج

یعنے روے تو و لعل تو لب تو و زلف تو خسرو ہندی - بیت

داریم آرزو که حکایت کنیم بات — لاله غلام روی تو صد برگ زیر پات

یعنے با تو و زیر پاے تو - اور کبھی تو و مضاف الیہ سلمان ساوجی - مصرع

ہرانکہ نام تو بر دل نوشت گشت عزیز شعر

باد در تو ہیچ تو نماندست مرا — معلوم کنم خدا را کہ چہ حال است ترا

اور کبھی مضاف نہیں ہوتی مثلاً شعر

در تو نگریست چشمی من از نظاره مفلس — ستم رسید بنگاہم تو را نقاب گردان

اگر ت الف کے اول نہو اور کسی کے اول ہو تو مضموم مثلاً ترا و تست و تو اور اگر الف کے اول ہو تو مفتوح مثلاً تان یعنے شما حافظ - بیت

عمرتان باد و مراد ای ساقیان بزم جم — گرچه جام ما نشد پر مے بدوران شما

دوسرے تاے خطابی جو مفعول کہ اسما و افعال کے آخر میں ترا کے معنے

حافظ - شعر

نگویمت که همه سال مے پرستی کن — سه ماه مے خور و نه ماه پارسا میباش

دشنامت دہم بیت و خوانیم یعنے شما را ترا دہم و سب ترا دوانید ہم

چو دوست تکیہ بر عہد و دانست — بر شیخ جہان و بر شیخ جہاندہ

یعنے داند ترا و رنجاند ترا

آٹھوین معنی خود مثلاً نظامی مصرع گفت با من فروش باغت را و ایضاً مصرع جسمت را پاک تر از جان کنی ۔ یعنے باغ و جسم خود مصرع گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست ۔ جویا ۔ بیت

الٰہی رونما سوی خود این مدہوش و غافل را
ز دوردست جامہ زیب و تیغ چو طاؤس کن ما را

جامی ۔ بیت

براہت سرمہ سا کردی جبینم
کشیدی سرمۂ چشم راہ بینم

نوین زائد جسکو معنون مین دخل نہو مثلاً بالش و بالشت و فرامش و فرامشت قدسی مصرع ز بالش کرد پاسخ را فرامشت ۔ و دستر یعنی دست رست شعر

دست مفکن چو دست رستت نیست
کار در خوردشان پستت نیست

دسوین حذف کہ درستی وزن کے واسطے کلمات کے آخر مین حذف ہوجائے فردوسی مصرع بدہ ساقی پیالہ گاہ راس گاہ چپ ۔

گیارہوین تانیثی کہ تانیث کے واسطے اسمائے عربی کے آخر مین آئے خواہ منصرف ہون خواہ غیر منصرف اور وقف کی حالت مین ہا ہوجاوی مثلاً ضاربۃ و مضروبۃ و روضۃ و دوحہ و طلحہ و معشوقہ نظیری نیشاپوری ۔ بیت

معشوقہ من قبلہ نما قبلہ لطفہ گشت
تا گشت نظر با رخ چون آئینہ برگشت

بارہوین مصدری کہ مصادر عربی کے آخر مین واقع ہو مثلاً رحمت و نعمت

تیرہوین وحدت کہ عربی مین آئے مثلاً تمرۃ و حمامۃ یعنے کبوتر یا قمری وا
خرما یک واحد ۔

چودہوین تا زائد عربی مین آئے مثلاً تا ے ثمرتین ۔

اور مع الف بھی اس حرف کی بیس قسمیں ہیں ٭

اوّل یعنے ابتدا مثلاً بے ہمتا **حکیم سنائی ۔ بیت**

ابتدائے سخن بنام خداست
آنکہ بے مثل و شبہ بیہمتاست

دوسری تاء بیان شعر

عمر گرانمایہ درین صرف شد
تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا

شعر

دبیران نگر تا بروز سپید
قلم چون تراشند از شاخ بید

تیسری تاء تعلیق کہ دو امروں کے علاقہ کے واسطے آتی ۔ شعر

تا کار جہان جملہ چنان نیست کہ خواہند
کارت بجہان جملہ چنان باد کہ خواہی

چوتھی یعنے ہماندم و بیان توقف ۔ یعنے دو امروں کے شدت التزام کے واسطے آتے اور دوسرے امر کی سرشت ترتیب پہلے امر پر ہو مثلاً نثر تا نکوشش از سوزش بر آید کہ پاش خورد **مرزا صائب ۔ بیت**

تا ترا از دور دیدم رفت عقل و ہوش من
بیشتر و نزدیک منزل کاروان از ہم جدا

پانچوین برائے غرض و ترتیب فائدہ شعر

چشم من گرد بہر گوشہ روان سیل سرشک
تا سہی سرو ترا تازہ بآبے دارد

مصرع بیا تا بگردیم میدان خوش است

چھٹی تاء اختصار بیت

بفرمود تا کار داران روم
سہ توکیسہ رفتند زان مرز و بوم

ساتوین ربط کے لیے یعنے بجائے کاف ربط

نظامی ۔ ع بفرمود تا داغ شان برکشند ۔

آٹھوین مفید تردد و مثال **شعر** آن روح افزا جانم بر دست تا فلک باد چه کند مصرع

تا دوست کرا خواهد و میلش بکه گردد

نوین ۔ تعلیل **عرفی** ۔ **بیت**

تا بمژگان تو گردد آشنا
دیده را بر نوک مژگان میزنم

رباعی

یارب تو چنان کن که پریشان نشوم
محتاج برادران و خویشان نشوم
بے منتِ مخلوق مرا روزی ده
تا از درِ تو بر درِ ایشان نشوم

شعر

ز من صورت نه بندد معنی آزار خاطرہا
بیاد کس نیایم تا نگردم بار خاطرہا

دسوین تا ردوامیه **شعر**

تا بقا در جهان بود ممکن
ذات پاکت همیشه باقی باد

گیارھوین تا ر نفی اُس فعل کے اول ہین کہ وہ فعل دوسرے فعل کی شرط ہو اور پہلے فعل کی نفی ظاہر کرے **مثال شعر** تا من از گلشن جان معاودت سازم شما بجائے نخواهید رفت یعنی تا من از گلشن جان معاودت نسازم ۔

بارھوین تا ر انتہا کہ دو قسم پر ہے (اول) زمانی **شرف الدین بخاری**

صلوات خدائے بر وے باد
تا بروز جزا پیاپے باد

ثانی مکانی **جامی** ز مشرق تا بمغرب طشتے از زر ۔

تیرھوین ابتدائیه بمعنی **شعر**

تا دیدہ ایم صبح جہانگیر تا پدید
از چشم من چو چشمہ گہر خواب رفتہ است

امیر خسرو

تا چشمہ تو زرہ گری کمانی آبچید
یک سینہ تا بسوزنہائے نہ بسنبید

چودہویں بمعنی ہرگاہ عرفی - بیت

تا تیغ بکف یابی بر نفس دو دستی زن
تا سنگ بکف آید بر شیشہ ہستی زن

یعنے ہرگاہ تیغ بکف یابی +

صاحب تشریح الحروف اسکو بمعنے شرط لکھتا ہے ۱۲

پندرہویں براے تنبیہ بیت

تا چہ خواہی خریدن ای مغرور
روز درماندگی بسیم دغل

سولہویں بمعنے ہرگز و زنہار بیت

زصاحب غرض تا سخن نشنوی
کہ گر کار بندی پشیمان شوی

یعنے ہرگز سخن نشنوی مصرع تا درشتی ہنر نپنداری ع تا نپنداری کہ تنہا میروی "

سترہویں مخفف تار کہ ساز پر باندہتے ہین خاقانی - بیت

آن ہشت تا بربط نگر جانرا ہشتے ہشت در
ہر تا از و طربی شمر صد میوہ ہر تا ریختہ

کہ یہ چاروں تا، تار کے مخفف ہین +

اٹھارہویں بمعنے تختہ کاغذ - مثلاً - مولوی معنوی بیت

گر بگویم شرح این بیحد شود
مثنوی ہفتاد تا کاغذ بود

انیسویں تار بمعنے تہ جامہ

بیسویں - بمعنے عدد مثلاً دو تا یکتا سیفی - بیت

بیک تن ملک اوست شش طرف را
یکتا گہر اوست نہ صدف را

ثای مثلثہ

لغت مین چشم زخم اور خاک نرم — حساب ابجد مین اسکے پانسو عدد ہین اور فارسی مین نہین عربی سے مخصوص ہے۔ کیومرث اصل مین کاف فارسی اور تاء مثناۃ فوقانیہ سے ہے ؛

جیم تازی

لغت مین شتر پرشہوت و فربہ عدد اسکے تین ہین تین ہی قسمین

اول جیم ابدال کہ تاء فوقانی سے بدلے مثلاً تارج و تارات **خاقانی — شعر**

برفوق فرازش از کرامات
تاتار ہمے رود بتارات

اور زاء تازی سے مثلاً رجہ و رزہ اور زاء فارسی سے مثلاً گجدم و گژدم اور سین مہملہ سے مثلاً ریباج و ریباس ایک نہایت نازک بوٹا چھوٹا سا ہوتا ہے اور اس کا مزہ ترش مائل بشیرینی بہت لوگ اس کو کھاتے ہین اور کاف فارسی سے مثلاً آہنج و آہنگ اور یاء تحتانی سے مثلاً جوغ و یوغ وہ لکڑی کہ بیل وغیرہ کی گردن پر رکھتے ہین اور زائد مثلاً زاغ و زاغج **قطعہ**

بسان این دل سرگشتہ دمبدم دولاب
ز دست چرخ جفاجوے میزند عج عج
دلا نہال کہ رفتند بلبلان چمن
وطن گرفتہ بگلزار عکہ و زاغج

عکہ فتح اول اور تشدید کاف سے کلاغ کی ایک قسم ہے کہ اسکو عقعق بھی کہتے ہین ؛

دوسری جیم نسبت مثلاً ایرج و تورج کہ ایر و تور فریدون کے بیٹون کے نام ہین —

تیسری جیم کلمہ مثلاً عاج دراج محتاج تاج باج وغیرہ —

جیم فارسی

یہ حرف عربی زبان مین نہین ہے فارسی مین اسکی چھ قسمین ہین ۔ **اوّل جیم ابدال** کہ زاے تازی سے بدلے مثلاً کاچ و کاز بمعنے درخت صنوبر

ازرقی ۔ بیت

یکی چادری جوشنے پہن و دراز
بیاویز آن را ببالاے کاز

عبد الواسع ہانسوی نے اپنے رسالہ مین تحریر کیا ہے کہ زاء فارسی سے بدلتا ہے اور کاچ و کاژ کی مثال لکھکر یہی ازرقی کا شعر لکھا ہے ظاہر ہے کہ دراز کا قافیہ کاز ہے نہ کاژ اور شین سے مثلاً ہیچ و ہیش **شیخ زندہ فیل ۔ قطعہ**

ہرکہ آمد ہرکہ آید میرود
این جہان محنت سراے ہیش نیست
احمد جامی ترا پندے دہد
آخرت را باش دنیا ہیش نیست

ولخچہ ولخشہ فخر الزمان بدر چاچی ۔ بیت

صد کمند آورد سنبل زلفش پدید
لخچہ پدید آورد آتش او دمبدم

زمردی ۔ بیت

آتش عشق را زبس سوز است
آہ شعلہ است غم بود لخشہ

اور یاء تحتانی سے مثلاً مورچانہ و موریانہ اور نائد مثلاً نائی و نائچ **فرد**

ہزار نالہ زدم بے گل رخت در باغ
بار دو دل کہ شنیدم فغانے از نائچ

وکم نیچ **شمس فخری ۔ بیت**

بدان رسید ایادی شیخ بو اسحق
کہ چشم ابر بود دائم از حیا پرنچ

عنصری ۔ بیت

[illegible] آب [illegible] زآتش
همه [illegible] چه [illegible] کشور

اور تعریف کی حالت میں [illegible] سے مثلاً [illegible] کقوله علیه السلام
اطلبوا العلم ولو کان بالصین

دوسرے بمعنی چرا - بیت

[illegible]

بنماے رخ چون دیده را محو تماشا کرده
در خویش بود مستور بت مارا چه رسوا کرده

تیسرے بمعنی کدام مثلاً - نثر - چہ کسی واز کجا آئی یعنے کدام کسی مگر اس سے حقارت بھی پائی جاتی ہے ـــ

چوتھے بمعنی نفی انکار - مثلاً - نثر - ازین سودا چہ سود یعنے ہیچ نہ زیادہ چہ مکتوب کے آخر مین لکھتے ہین ؛

پانچوین زائد کہ اسما کے آخر مین آئے مثلاً باغ و باغچہ **عمید لونکی - بیت**

خیال سدره و طوبی شدی که طینت تو
ز جوے باغچه بزم خسروی است نهال

وعلی ہذا القیاس کف و کفچہ ولف ولفچہ ونم ونمچہ **فردوسی بیت**

فرو هشته کفچ و بر آورده لفچ
همه کفچ لفچ و همه لفچ کفچ

چھٹے مخفف لفظ چیز مثلاً - نثر - ہرچہ دید نیاید یعنے ہرچیز **بیت**

زبده هرچه بود و هرچه بود
دولتے زین بزرگتر چه بود

ساتوین بمعنی ہرچہ مثلاً انوری - بیت

چه باشد میسر بود می فرست
که چون گربه بر سفره استاده ام

یعنے ہرچہ باشد ـ

آٹھوین تحقیر کے لیے مثلاً مصرع چہ باشد ز بونے خراج آوری مصرع

من چه باشم که بران خاطر عاطر گذرم ٭

نوین براے تسویہ مثلاً بیت

چه مرد انگی آید از رہزنان	چه مردان لشکر چه خیل زنان

دسوین تشبیہی مثلاً مصرع چو نباد آتش ز سر میرود ٭

گیارہوین براے تعظیم اگر مضموم ہو تو اُسکے آخر مین واو معدولہ زیادہ کرتے ہین اگر مکسور ہو تو ہاے ہوز **انوری ۔ بیت**

مقدرے نہ بآلت بہ قدرت مطلق	کند بشکل بخاری چو گنبد ازرق

یعنے گنبد ازرق کلان و عظیم الشان **مثال مکسور ۔ بیت**

چہ آفتی تو ندانم کہ در جہان امروز	محبتِ تو دو کس باہم آشنا نگذاشت

حافظ ۔ بیت

بفروغ چہرہ زلفت رہ دین زند ہمہ شب	چه دلاور است دزدی که بکف چراغ دارد

بیت

آن دوستگان خواجہ دنیا کہ اعتقاد	بے بندگیش دشمن خویشم چه دشمنم

یعنے دشمن عظیم ہستم ٭

بارہوین جیم تعجب ۔ بیت ۔ شرف جہان

ز من ہمیشہ کنی راز خویش را پنہان	چه کردہ ام کہ بمن اعتماد نتوان کرد

تیرہوین براے آرزو مثلاً حافظ ۔ شعر

اگر خوشدل ز من آن خوش خرام ماہ وش بودے	چه خوش بودی چه خوش بودی چه خوش بودی چه خوش بودے

چودہوین براے حیرت ۔ بیت

[illegible]

چه تدبیر سازم چه چاره کنم   که از غم بلب شد سود جان و تنم

پندرہوین حسرت کیواسطے سر استفہامیہ ہے مثلاً حسین مخلص - بیت

چه شد آن وفای عهدی که تو وعده‌ها نمودی   بتو من چه گفته بودم تو بمن چه گفته بودی

بیت

دریغا ای فلک با من چه کردی   رساندی آفتابم را بزردی

سولہوین استفہامیہ مثلاً چه نیکی سعدی - بیت

چه کردی که درنده رام تو شد   نگین سخاوت بنام تو شد

جامی - بیت

اگر شاهی ترا آخر چه نام است   وگر راهی ترا منزل کدام است

سترہوین برای استفہام نفی - مثلاً فلان چه میداند و چه چیز است یعنی هیچ نمیداند و هیچ چیز نیست ۱۱

اٹھارہوین برای علت مع ای مختفی مثلاً - شعر - لب از لب صنم برداشتم چه بیم شستن بود ۔ فلان گرز نتوانست برداشت چه ضعیف بود —

انیسوین جیم کلمہ مثلاً چنگ چنگل چشم چرم چرخ وغیرہ —

بیسوین کثرت کیواسطے مثلاً سعدی - **بیت**

چه شبها نشستم درین سیر گم   که حیرت گرفت آستینم که قم

اکیسوین تصغیر کے لیے مثلاً چاہچہ ماہچہ کانچہ طاقچہ سراچہ و باغچہ مثلاً حافظ

شه مرده شود باغچه سینه رشیم   آن چاه ذقن گر نماید مدد آب

محمد عثمان قتیل نے اپنے رسالہ گلبن اکبر مین اس جیم کو زائد لکھا ہے اور صاحب

غیاث اللغات و تشریح الحروف جیم تصغیر

بائیسوین جیم تفصیل مثلاً ۔ **بیت**

جہان یکسر چہ ارواح و چہ اجسام	بود شخصے معین عالمش نام

تیئسوین جیم مساوات یعنے برابری **سعدی ۔ بیت**

چو آہنگ رفتن کند جان پاک	چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک

یعنے خاک و تخت پر مرنا برابر ہے **حافظ**

ہمہ کس طالب یار اند چہ ہشیار چہ مست	ہمہ جا خانۂ عشق است چہ مسجد چہ کنشت

چوبیسوین برائے نہی یعنے کسی چیز سے باز رکھنے کے لیے مثلاً چہ غوغا میکنی یعنے غوغا مکن **سعدی ۔ بیت**

چہ می خسپی ای فتنہ روزگار	بیا و مے لعل و شیرین بیار

پچیسوین جیم مبالغہ مثلاً فلان چہ خوش میگوید یعنے بسیار خوش **جامی بیت**

چہ خوش وقتے و خرم روزگارے	کہ یارے برخورد از وصل یارے

اور جب یہ حرف (یعنے چہ) ادات تشبیہ و شرط کے واسطے آئے مضموم ہوتا ہے اور ہاے مختفی اسکے آخر سے گرا کر واو معدولہ ملحق کرتے ہین مثلاً چو اور جب نون غنہ اسکے آخر مین لاوین تو واو معدولہ معروف ہو کر چون ہو جاتا ہے اور ادات تشبیہ کیواسطے استعمال کرتے ہین اور نیز اس واو کو کبھی حذف کرکے آن و این کا لفظ اسکے آخر مین لگا دیتے ہین اور جیم کی حرکت کہ ضمہ ہے بحال رہے مثلاً چون سے چنان و چنین اکثر اہل فارس ان الفاظ کے اول مین کہ چو و چون و چنان و چنین ہین لفظ ہم فصاحت کلام کے لیے لاتے ہین مثلاً ہمچو ہمچون ہمچنان ہمچنین اور چنان کے

آخر مین بھی چہ کا لفظ زیادہ ہوکر تمثیل کے واسطے کام آتا ہے مثلاً چنانچہ اور جب غیر تعین اور تعداد کے واسطے ابتدا مین آئے تو نون ساکن اور دال موقوف اسکے آخر مین زیادہ ہوتی ہے مثلاً چند اور نیز چند کے آخر مین لفظ آن وا ین زیادہ کیا جاتا ہے مثلاً چندان وچندین اور تمامیت لفظ کے لیے ہر اسکے اول مین زیادہ کرتے ہین مثلاً ہرچہ اور جب راے علت آکے آخر مین آئے ہاے مختفی حذف ہوکر جیم فارسی مفتوح ہوجاتا ہے مثلاً چرا ملا فوقی یزدی ۔ بیت

توان تا کرد مستوری بہ سو آرم
چرا باید زدن ہر لحظہ صد آرم

اور جب چہ کو است کے اول مین کہ فعل ہے واسطے آتا ہے تو اوسکی ہاے مختفی کو حذف کرکے است کے الف کو یاے معروف سے بدل دیتے ہین اور چہ است سے چیست ہوجاتا ہے

حاے حطی

لغت مین زن بسیط القامت وزبان دراز اور بمعنے وہ عورت کہ خاوند پر غالب ہو اور آخر مین ہمزہ کے لاحق کرنے سے وہ کلمہ کہ اونٹ کے چلانے کے وقت کہتے ہین عدد اسکے آٹھ ہین اور فارسی بنا نہین عربی سے مخصوص ہے جیسے حال وغیرہ اصل مین ہاے ہوز سے ہین مثلاً مولوی روم ۔ بیت

شاد باش ای مقبل فرخندہ حال
گوی مقبلان ہی بر سوی حال

خاے معجمہ

لغت مین اس جگہ کو کہتے ہین کہ جہان کثیف پانی حمام ومطبخ وغیرہ کا جائے فرہنگ ہفت قلزم مین بمعنی موی مقعد وموی کثیف اسکے چھ عدد ہین اور چار قسمین

اوّل خارا ابدال کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً اسپانج واسپاخ بمعنے ترہ

اور غین سے مثلاً تاخ و تاغ بمعنے درخت **کمال اسمعیل - بیت**

دارم اسپے چو استخوان در پوست
ہست چون در جوال ہیزم تاغ

اقترائی - بیت

آب است جود او و دل خلق چون خوید
خشمش چو آتش است و تند خشک خصم تاغ

اور ہاے ہوز سے مثلاً خجیر و ہجیر بروزن ضمیر ایک مشہور پہلوان کا نام ہے **فردوسی**

ہجیر دلاور میان را بہ بست
برآن بارہ تیز تگ بر نشست
بشاہ جہان گفت زرتشت پیر
کہ در دین ما این نباشد ہجیر

وخستو و ہستو و بمعنے مقر و معترف اور قاف سے مثلاً چخماخ و چقماق اور شین سے مثلاً افراختن و افراشتن اور کاف سے مثلاً خمند و کمند و خمان و کمان اور مضارع مین زا سے مثلاً دوختن سے دوزد اور سین سے کہ شناختن سے شناسد اور شین سے مثلاً فروختن سے فروشد

دوسرے خاے فاعل - مثلاً شکرخا ٭

تیسرے خاے مفعول - مثلاً دندان خا ٭

چوتھے خاے کلمہ - مثلاً خاک خال خاد خواب وغیرہ ٭

دال مہملہ

لغت مین زن فربہ و آہستہ رفتار (برہان قاطع مین) بمعنے عقاب تشدید لام سے دلالت کرنے والا اور رستہ دکھلانے والا اصطلاح اہل تقویم مین علامت برج اسد و ستارہ عطارد اسکے چار عدد ہین اور دو قسم پر منقسم ہے ٭

اول دال ابدال کہ تاء مثنات فوقانیہ سے بدل جاوے مثلاً خاد و خات بمعنے غلیواز

اور تحقیق [illegible]

وشواو وشوات بمعنے ہوا و باد شعر	
خادشتماه ما ده ششش مه تر	درحق او چنین وزید شواد

خسرو - اشعار

ای دوستان کہ آگہ زان فتنہ نیست	من گم شدم بدیدہ بران راہم افگنیست
نامہ کنید سوی وی و تا بدو رسم	خاکسترم کنید و بران خط پراگنیست
بر خاک من رسید پس از مرگ ہر کیا	کان راہ بوی او دہد از بیخ برکنیست
ای منکران عشق یکے دیدنش روید	دانم کہ زاہدید اگر توبہ بشکنیست

اس غزل میں اول سے آخر تک حضرت خسرو نے دال کو تا مثناۃ سے بدل دیا ہے اور سرداج وتراج ضم اول سے مشہور جانور اور ذال سے مثلاً آذر و آذر بمعنے آتش اور حالت تعریب میں ذال سے مثلاً استاذ و استاد و ستاذ و ہار و تازی سے مثلاً دالان و بالان کہ گھر کی دہلیز کو کہتے ہیں اور جیم تازی سے مثلاً گرد و گرج ضم اول سے نام ولایت معروف گرجستان اور زاء معجمہ سے مثلاً سنخ مرد و سنج مرد ہندی میں اسکو لال جولائی کہتے ہیں اور شین سے مثلاً کوداب و کوشاب نام آتش ہم اور کاف فارسی سے مثلاً کلند و کلنگ نام دست افزار نقابان و سنگ تراشان مثلاً ناصر خسرو

ای شده عمرت بباد از بهر آنکه	بر امید سوزنت گم شد کلنگ

مولوی روم بیت

اگر بیده من غیر ان خیال آمد	بکند باد مرا ہمرہ دیدگان بکلند

اور لام سے مثلاً دغ ودلغ فتح اول سے بمعنی زمین بے گیاہ اور رہود و رہول آہو راد یر واو معروف سے راست و درست و واسے ولاسے بمعنے روہ و دیوار اور

ہمیشہ سخن ان عاشق
کہنا اور حسن و عشق
کی تعریف کرنا اسکے
نقل [illegible]
ابیات [illegible]
[illegible] سترہ سے زیادہ نہیں
ہوتے [illegible]
اور بیان عشق و حسن
آوارگی و شوریدگی
اور شرح مصائب
فراق و دل آزردگی و
اشتیاق و تعریف
خط و خال [illegible]
[illegible]
ہو مثلاً غزل فانی
صاحب مخزن الفوائد
جسکا یہ مطلع [illegible]
[illegible]

[illegible] حاشا کہ [illegible] نوتانی

لاسی لاد کا بھی مبدل ہو سکتا ہے مثلاً **فرخی ۔ بیت**

بتان شکستہ و بتخانہ افگندہ ز پای
حصارہای قوی بر گشادہ لاد از لا

نظامی ۔ بیت

آنچہ بدو خانہ نو آئین بود
خشت پسین ای نخستین بو

شیوای طوس ۔ بیت

فرستاد و آن ہول گفتار دید
نشست منوچہر سالار دید

اور نون سے مثلاً گزیدہ و گزینہ یعنی چیدہ و نمونہ و نمودہ مثلاً **مجید الدین بیلقانی**

ور دست برو نظم زر دوران گزیدہ ام
گردون بصد قران نماید ترنیدہ ام

اور واو سے مثلاً بیدہ و بیو یای مجہول سے کیڑا جو پشمینہ کو کہا جاتا ہے مثلاً **شیخ آذری**

چو عنکبوت فلک رشتہ ہای آتش رنگ
تافت و ز لطف آن بر گلیم شب زد بیو

پور بہاری جامی ۔ بیت

شہاب ای قلاوز تو دیو ہ
بہ پشم زنخدانت در بیوہ

اور ہای ہوز سے مثلاً تبرزد و تبرزہ بمعنی نبات اور یای تحتانی سے مثلاً آذر آبادگان و آذر آبایگان اور افعال کے آخر میں معنی حال کے واسطے مثلاً رسد و کند و دہد وغیرہ اور اکثر زائد مثلاً نا روند و نا رون و پیرسنہ و پیرہن وغیرہ اور قرب مخرج کے لحاظ سے تار مثنات و طار مطبقہ سے ہم قافیہ ہوتی ہے مثلاً **شعر**

گشتم چنان ضعیف کہ در چشم عنکبوت
صد بار بہ خانہ کردم و اورا خبر نبود

دیگر

رو بجا آر امر دین کار احتیاط
تا کہ جبر بر تو ندارم اعتماد

اور اگر آخر کلمۂ اوّل دال و اوّل کلمۂ ثانی تا ر ہو تو قرب مخرج کی رعایت سے دال مدغم پڑھی جاتی ہے مثلاً زرد و تر سے زدتر و بدتر سے بتر وغیرہ

دوسرے دال کلمہ مثلاً دل درد داغ دار وغیرہ

ذال معجمہ

لغت میں تاج و شہپر و آواز مرغ منتخب میں نم و جلدی چلنا اسکے سات سو عدد ہیں دال سے اسکو اس ضابطہ سے امتیاز کرتے ہیں کہ **خواجہ نصیر** رباعی

آنانکہ بفارسی سخن میرانند　　در معرض دال ذال را بنشانند
ما قبل وی ار ساکن جز وای بود　　دال است وگرنہ ذال معجم خوانند

لیکن ان دونو مقاموں میں معجمہ اور مہملہ پڑھنا بھی صحیح ہے بلکہ قدمای فرس کی راے میں فصیح مثلاً **ملک الشعرا انوری** کہ بجای معجمہ مہملہ ہے رباعی

دستت بسخا چون ید بیضا بنمود　　از جود تو بر جہان جہانی افزود
کس چون تو سخی نیست و نخواہد بود　　گو قافیہ دال است زہے عالم جود

راء مہملہ

لغت میں کفچہ خود و اور وہ کرم جو کتون سے کانون میں چمٹی ہوئی ہوتی ہیں اسکے دو سو عدد ہیں اور فارسی میں گیارہ قسمیں ◆

اوّل رای ابدال کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً تیر و تیج بای معروف کے بمعنے معروف اور شین سے مثلاً آغارون و آغاشتن بمعنے سرشتن **حکیم نزاری** بیت

شہنشہی کہ چو برداشت روز کین خنجر　　بخون خصم بیاغاشت خاک را یکسر

ایضاً

بہنر لے کذرو دایم از فراق خرت
ز خون دیدہ جہان سر بسر پیا غام

ابن یمین ۔ بیت

بسکہ گردون خوش آمد شربت گفتار من
در گلاب دیدہ ہر دم چون شکر آغارم

اور زے سے مثلاً کنار و کناغ بمعنے کنارۂ دریا **حکیم اسدی ۔ بیت**

میان آبگیرے پہناے باغ
شناور شدہ بط از ہر کناغ

اور کاف فارسی سے مثلاً ریماز و گیماز یای معروف سے نفیس جگہ کو کہتے ہین اور لام سے خواہ اول ہو خواہ آخر یا درمیان مثلاً روغ و لوغ ضم اول سے وہ گہاس جسے بوریا بنتے ہین وارونہ والونہ نام پہاڑ و نیلوفل و نیلوفر **ابو شکور ۔ بیت**

آب انگور و آب نیلوفل
شد مرا از عبیر مشک بدل

و کاچار و کاچال بمعنے اسباب خانہ و ریچار و ریچال **ناصر خسرو ۔ بیت**

کہ ہر یک چہ با ریچار دارند
من از بیلوانی بخود ہا جرم

فخری ۔ بیت

ز ترک و تاز حوادث درین خستن ما را
نہ خانہ ماند بجا و نہ رخت نے کاچال

و علیٰ ہذا القیاس سور و سول کہ اونٹ اور گہوڑے اور گدہی سے خاکستری رنگ سیاہی مایل کو کہتے ہین **حکیم ثنائی ۔ بیت**

این یکے عیسے آن دگر خر سول
وین سوم خضر آن چہارم غول

حکیم سوزنی ۔ بیت

بقائے عمر تو جاوید باد و رای ترا
مطیع رای سپہر حرون و توسن سور

اور نون سے مثلاً استوار و ستوان (زرتشت بہرام) **بیت**

نپذیرفتیم و بر دین استوانیم
بجز پیغمبر پاکش نخوانیم

اور دا و سے مثلاً برمد و برمو بمعنی انتظار **نور الدین۔ مقدم**

ہست آسان رفتنم بر بوی وصل
زود من بسیار از برموی وصل

مختاری۔ بیت

جان اعدا برو بجلک چنانکہ
نبود بیش مرگ بر سر تیغ

اور ہاے ہوز سے مثلاً ہوبیر و ہوبہ بمعنی شانہ آدم۔ لنبر و لنبہ بروزن عنبر چنبہ گول اور سدور کو کہتے ہین **شعر**

چرا کہ خواجہ بخیل و زنش جوانمرد است
زلش چگونہ زن سیم ساعد و لنبہ

اور کلمہ کے آخر مین نسبت کے لیے مثلاً گہر بروزن کمر شراب خانہ کو کہتے ہین اور لہ بمعنی شراب ہے اور زائد مثلاً شنا و شنار بمعنی شناور

دوسرے معنی جانب مثلاً وطن را دل میکشد و خانہ را میروم یعنی بطرف خانہ

بیت

بیاد آمد میان فسوخ وطنانہ
وطن را شد کشان جیب وطن ہا

تیسری زائد مثلاً حافظ۔ بیت

کے شدی ہاروت در چاہ زنخدانش اسیر
تا نگفتی شمہ از حسن آن ہاروت را

یہ را زائد ہے **انوری۔ بیت**

ہر آن مثال کہ توقیع تو بر آن نبود
زمانہ طے نکند جز براے ختا را

خسرو۔ بیت

گرچہ تن من ز پے سوز راستا
رحمت تو از پے این رہ دز راست

چوتھے بمعنی بر مثلاً مصرع حرام است اہل معنی را شنیدن نعمت خوانی۔ یعنے براہل معنے ؛

پانچویں بمعنی در مثلاً نثر شب را با یکے از دوستان اتفاق مبیت افتاد۔ یعنے در شب مبیت فتح میم سے شب باشی کی جگہہ بیت

ز بہر شاہ کامد جہان را پدید
بدست تو داد آفرینش کلید

یعنے در جہان ؛

چھٹی تخصیصی مثلاً منت مر خدای را

ساتویں برای سبب مثلاً شعر

قضا را من و پیری از فاریاب
گذشتیم در خاک مغرب بر آب

آٹھویں بدل اضافت مثلاً مصرع ۔ سعدی کسان را شد ناوک اندر حریر ؛ یعنے ناوک آن کسان ؛

نویں بمعنی برای مثلاً مصرع خدا را بہ من بیدل بخشای ؛

یعنے برای خدا و بیت

نبود جان بلب ہجر تو مارا
رسان خود را خدا را ای خود آرا

دسویں افادہ مفعول کے لئے مثلاً نثر لبت را بوسہ دادم اور اسکی تین قسمیں ہیں ؛

اول مفعول لہ کے واسطے مثلاً بیت

دل را بدل رہی ست درین گنبد سپہر
وز سوی کینہ کینہ وز سوی مہر مہر

دوسرے مفعول فیہ کے واسطے مثلاً نظامی ۔ بیت

چشم را سرمۂ فریب کشید
ناز را بر سر عتیب کشید

یعنے اصل مین فیہ کے معنے ملحوظ ہین ٭

تیسرے مفعول ہے کے واسطے اور وہ سطح ہے کہ فعل اوسپر واقع ہو مثلا مصرع نہ کہ را منزلت باشد نہ مہ را ٭

گیارہوین رار کلمہ مثلاً یار عیار اغیار وغیرہ

بارہوین معنی از مثلا مصرع گرچہ دور افتادہ ام کاہل روان عشق را ٭ یعنے از روندگان عشق شعر سعدی

قضارا چنان اتفاق اوفتاد		کہ بازم گذر در عراق اوفتاد

یعنے از قضا ٭

زای تازی

لغت مین زن بدخو اور مرد بسیار خوار حساب ابجد مین ایک سات عدد کیلیا [illegible]

اول زای ابدال کی جیم تازی سی بجاوی مثلا بسازم وبساجم وبسوزم وبسوجم مثلا با باطاهر

اگر آئی بجانب و انواجم	رباعی	دگر نائی بہجرانت بساجم
هر آن دردی کہ داری بر دلم نہ		بمیرم یا بسوجم یا بساجم

وجازم وجاجم وآویز وآویج وپوزش وپوجش واوزداوج وروز وروج اور جیم فارسی سے مثلاً پزشک وپچشک طبیب کو کہتے ہین اور سین سے مثلاً انگز وانکس کجاک کو کہتے ہین یعنی وہ لکڑی کہ فیلبان ہاتھ مین رکہتے ہین اور یہ لفظ غیاث اللغات مین کاف فارسی اور زاء فارسی سے لکھا ہے یعنے انگژ ہے صاحب جواہر الحروف لکھتا ہے کہ انگژ اصل مین آنکس بضم کاف عربی وسین مہملہ سے تہا جب کاف مضموم اور سین مہملہ کے اتصال سے لفظ قبیح پیدا ہوا کاف عربی کو کاف فارسی

سے اور سین مہملہ کو زاء معجمہ سے بدل دیا گیا اور بعض زاء عربی کو بھی زاء فارسی سے بدل دیتے ہیں کما لا یخفے علے الطبع السلیم و اباز و ایاس مثلاً **فریدالدین عطار**

گر تو مرد طالبی ای حق شناس
بندگی کردن بیاموز از ایاس

اور شین سے مثلاً زلوک و شلوک بمعنے جونک و زنجرف و شنجرف اور غین سے مثلاً گریز و گریغ مثلاً **فردوسی۔ بیت**

ندارد کس از حکم داور گریغ
اگر چه گریزد بر مہر و میغ

اور فاء سی مثلاً زغند و نغند بمعنے برجستن اور کاف سے مثلاً مزیدن و کیدن اور میم سے مثلاً دژ براز و دژبرام ضم اول سے بمعنے زشت و خشم آلود مثلاً **فخر گرگانی بیت**

نیارامید دیو دژ براش
ہمان آہستہ خوی خویش کاش

اور ہای ہوز سے مثلاً براز و براہ فتح بای تازی سے بمعنی زیب و آرایش **عنصری**

کار زر گر شود بزر براہ
زر بزرگر سپارد کار بخواہ

اثیرالدین اخسیکتی۔ بیت

مجلس شاہ بدیدم نہ بران ساز ولبس
صدر درگاہ بدیدم نہ بران فر و براہ

و دروازہ و درواہ بمعنے سرنگون اور یاے تحتانی سے مثلاً آواز و آواے اور زائد مثلاً ترنبر و ترب ضم اول یعنے تار فوقانی و فتح بار موحدہ سے

دوسری تبیین و تفسیر کے واسطے مثلاً حافظ۔ بیت

ز خط یار بیاموز مہر با رخ خوب
کہ گرد عارض خوبان خوش است گردیدن

خسرو۔ بیت

عیب در آئینہ دل روشنش
آئینہ از موم و نہ از آہنش

تحقیق الحروف

[illegible]

مثال نثر۔ و ہموارہ در آسودگی جہانیان از خرد و بزرگ و مہربانی با مردم روزگار از نزدیک و دور کوشش مے نمود ۔

تیسری تبعیض کیواسطے مثلاً سعدی۔ بیت

کز بزرگان شنیده ام بسیار
صبر درویش بہ ز بذل غنی

کاتبی۔ بیت

ز گریہای دوشین تو امشب یاد میکردم
سپند آسا ز جامی جستم و فریاد میکردم

چوتھی استعانت کے لئے مثلاً شعر

شنیده ام که بقصاب گوسفندی گفت
در آن زمان که گلویش ز تیغ تیز برید

یعنے بامداد تیغ ۔

پانچوین برای تجاوز مثلاً امیر حمید رمعای لفظ میان جہان

عزم سفر کرده باز میان میرویم
او اگر از شہر رفت ما ز جہان میرویم

بیت

دل من از همه خوبان ترا گرفتار است
شہید ناز توام ورنه حسن بسیار است

چھٹی فاعل کے لئے مثلاً طبع ہنر زا و قامت فتنہ زا شعر

آن خوش الحان بلبل باغ صفا
این نشاط آموز طبع نکته زا

ساتوین مفعول کے لئے مثلاً۔ ولایت زا امیر زا۔ ہندوستان زا

اٹھوین زائد کلمہ۔ مثلاً۔ سوز ساز روز راز گداز ناز وغیرہ

زاء فارسی

زبان عربی مین نہین فارسی سے مخصوص ہے اور اسکی دو قسمین ہین ۔

[illegible]

(مستفعلن بکسر عین ... اور مفعول مفاعلن فعولن فعلات بکسر العین وغیرہ (فوقانی)

اول زا ابدال کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً پژمردہ و پجمردہ و لاژورد و لاجورد اور سین سے مثلاً تگژ و تگس بمعنے تخم انگور بہرام۔ قطعہ

آن خوشہ بین چنانکہ یکی خیک نبید — سربستہ نبردہ بدست ہیچکس
برگونہ سیاہی چشم ست غژب باد — ہم بر مثال مردمکش زرد تگس

اور شین سے مثلاً باژگونہ و باشگونہ بمعنے قلب و برعکس اور کاف تازی سے مثلاً ارژند و ارکند

دوسرے زا در کلمہ مثلاً مژگان مژدہ وغیرہ

سین مہملہ

اس حرف کے معنی لغت مین دولتمند بخیل اور بقول مؤلف کے ہین اور وہ مرد جو بہت صرف کرے برہان مین وہ شخص جو ہر وقت تنحنح کرتا رہے اور صفاہان مین ایک قریہ کا نام ہے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک حساب ابجد مین اسکے ساٹھ عدد ہین اور دو قسم پر منقسم ہے

اول سین ابدال کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً ریواس و ریواج کہ ایک نہایت نازک خودرو بوٹی کا نام ہے لوگ اسکو کہاتے ہین اسکا مزہ شیرین ترشی مائل ہوتا ہے اور جیم فارسی سے مثلاً خروس و خروچ رودکی۔ بیت

سگالیدہ جنگ مانند قوچ — تبر بردہ بر سر چو تاج خروچ

اور دال سے مثلاً پاس و پاد بمعنے نگہبانی اور زا معجمہ سے مثلاً سماروغ و زماروغ خاک شور کو کہتے ہین اور شین سے مثلاً فرستہ و فرشتہ و کستی و کشتی جو پہلوان کرتے ہین یہہ لفظ قدیمی فارسی مین سین مہملہ سے ہے

مثلاً مسعود سعد سلمان ـ بیت

پیل زوری که چون کند گشتی
بند او پیل را دهد سستی

اور صرف فا سے مثلاً جست و چفت ضم اول سے بمعنے جامۂ تنگ اور لام مہملہ سے مثلاً سج و لج بمعنی رخسارہ **قاضی نظام الدین ـ بیت**

چون برفتم سوی کعبه بهر حج
سج لبنگ سوختم زرد سج

اور واو سے مثلاً بانس و باتو واو معروف سے بمعنی تسنج اور ہا ہوز سے مثلاً خروس و خروہ و آماس و آماہ اور صاد سے مثلاً شصت و شست و سد و صد اور بصدیا اور ماضی سے مضارع اور امر اور بعض ابواب میں واو سے بدلتا ہے مثلاً جستن و جست سے میجوید و بجو و رستن و رست سے روید و برو اور بعض جگہ ہا ہوز سے مثلاً کاستن و کاست سے میکاہد و بکاہ اور یا تحتانی سے مثلاً آراستن و آراست سے بیاراید و بیارای وغیرہ ۔

دوسرے سین کلمہ مثلاً سپرد سخت ستایش سفارش وغیرہ

شین معجمہ

لغت میں پیرو مرد کثیر الشہوت و مرد تیز رفتار اور شین کا مخفف اگر فتح سے بمعنے زشت و عیب اسکے تین سو عدد ہیں اور سات قسم پر ہے ۔

اول شین ابدال کہ تا فوقانی سے تبدیل پاتا ہے مثلاً رخش و رخت بمعنے اسپ ۔

خواجہ نظامی ـ بیت

گرو برد وال دگر گرد سخت
بجنگ دوالی روان کرد رخت

و بخش و بخت اور جیم تازی سے مثلاً کاش و کاج ۔ **شعر**

جمال خود ایاز از دمی نہان کرد
کہ گاہے بندش محمودی کلج

شعر

فتاد و در دل حافظ ہوای چو تو شہے
کمینہ بندۂ خاک در تو بودے کاج

سعدی

کاش کانانکہ عیب من گفتند
رویت ای دلستان بدیدندی

اور جیم فارسی سے مثلاً پاشان و پاچان بمعنی پریشان اور سین سے مثلاً سارک و شارک کہ بمعنی بنیاد اور غین سے مثلاً شنج و غنج بمعنے جوال کہ کناک و جوار وغیرہ سے بہری ہوئی ہو اور لام سے مثلاً اسپگوش و اسپغول ایک دوا کا نام ہے ترکیبی معنون سی گھوڑے کا کان کیونکہ غول کان کو کہتے ہین اور تخم اسکو بہی گھوڑے کے کان سے مشابہت رکھتا ہے یہہ لفظ (برہان) مین بکسرہ ہے اور ہا ہوز سے مثلاً پاشنگ و پاہنگ بمعنے وہ خیار جو تخم کے واسطے رکہے جاتے ہین اور صیغۂ مضارع مین را سے مثلاً داشتن و داشت سے دارد اور سین سے مثلاً نوشت سے نویسد وغیرہ ۔

دوسرے برای نسبت مثلاً بالش کہ پرندون کے بال سے منسوب ہے قایم مین آن سے تکیہ بہرتے تہے ؛

تیسرے بمعنی خود مثلاً شعر ۔ ظہوری

نہد خود ہر طرف دامی ز تارش
کزان ۔ و پرتوی گردد شکارش

ہاتفی ۔ بیت

سوی پدرش نظر چو انداخت
از غایت بیخودیش نشناخت

چوتہی زائد مثلاً شتر خودش غافل است د سعدی ۔ بیت

ہر کہ در خرد ویش ادب نکند
در بزرگی فلاح ازو برخاست

خ دیش کا شین زائد ہے ۔

پانچویں شین مصدر صیغۂ امر کے بعد آتا ہے اور ما قبل اسکا مکسور ہوتا ہے مثلاً کاہش و افزایش و دانش و بینش کبھی مفتوح بھی مثلاً بیت

بدستش یکے نیزۂ سی ارش
بخون جگر یافتہ پرورش

چھٹی شین ضمیر واحد غائب اسکی چند قسمیں ہیں ۔

اول شین ضمیر متصل بفعل ماضی راجع بمضاف الیہ کہ لفظ یکے حکایت کے پہلے شعر میں ہے

بیت

نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست
چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست

دوسرے شین ضمیر متصل بفعل حال راجع بمضاف الیہ کہ گردباد ہے مثالی بیت

گردباد از پئے آن می جہد از جا کہ براہ
پای بسوزدش از بسکہ زمین شد سوزان

تیسرے شین ضمیر متصل بامر حاضر و راجع بمفعول کہ معشوق غائب ہے حافظ مصرع

لیکنش مہر و وفا نیست خدایا بدہش شعر

گفتمش در چشم بنشین گفت بنشینش رقیب
بر مراد ما نرفت و قول بدگو ہم نکرد

چوتھی شین ضمیر متصل بمفعول راجع بمضاف الیہ کہ رقیب ہے ۔ بیت

رقیب گفت کہ افتادہ ام مرا بردار
دعاش کردم و گفتم خدات بردارد

پانچویں شین ضمیر متصل بمصدر راجع بمضاف الیہ کہ فاعل ہے بیت

بستہ زبان شکوہ ام لب بسخن کشادنش
عذر عتاب گفتنش مژدۂ لطف دادنش

چھٹے شین ضمیر متصل بظرف راجع بمضاف الیہ کہ بلبل و بستان ہیں ۔ بیت

بلبل از فیض گل آموخت سخن ورنہ نبود
این ہمہ قول غزل تعبیہ در منقارش

خاقانی شعر

دل من پیر تعلیم است و من طفل زباندانش
دم تسلیم سر عشر و سر زانو دبستانش

ساتوین شین ضمیر متصل بہ لبہای شیرین کہ صفت ہی اور راجع بمضاف الیہ کہ محبوب ہے

بیت

اگرچہ بے نیاز ست از دو عالم غمزہ و تمکینش
چہ بیتابانہ میچسپد بدل لبہای شیرینش

آٹھوین شین ضمیر متصل بمضاف کہ دیوار ہے وراجع بکوچہ معشوق کہ مضاف الیہ ہے

بیت

ای کہ از کوچہ معشوقہ ما میگذری
بحذر باش کہ سر می شکند دیوارش

نوین شین ضمیر متصل بمضاف الیہ کہ لفظ جولان ہے اور نیز راجع بمضاف الیہ کہ شہسوار ہے **مصرع** شہسواری کہ منم خاک رہ جولانش ؀

دسوین شین ضمیر متصل بحرف کاف وراجع بکلک کہ مضاف ہے ۔ **بیت**

حافظ چہ طرفہ شاخ نبات ست کلک تو
کش میوہ دلپذیر تر از شہد و شکر است

پس اگر شین ضمیر ہای مختفی ہے بعد آئی تو ہمزہ مفتوحہ اسکے ماقبل زائد آتا ہے مثلاً دردانہ اش و ہردانہ اش **محمد افضل سرخوش ۔ بیت**

کوزہ دولاب شد ہر دانہ اش
بسکہ گرید سبحہ بر تقوای ما

گیارہوین شین ضمیر کہ مرجع سی پہلی ہوا اور اسکو اضمار قبل الذکر ہی کہتی ہین **عرفی ۔ بیت**

صنعت گہ شان چشم و دل خصم تو بادا
تا صنعت تحلیل بود آتش و نم را

شان کی ضمیر بطور اضمار قبل الذکر آتش و نم کی طرف ہے ۔

عرفی ۔ بیت

خمار مستی خود را بغمزهٔ تو فروخت
دگر نماند متاعیش در دکان نرگس

ساتوین شین کلمہ مثلاً تیشہ بیشہ ریشہ اندیشہ وغیرہ ۔

صاد مہملہ

لغت مین خروس اور وہ مرغ کہ خاک پر لوٹے اسکے نوی عدد ہین اور دو قسمین *

اول صاد ابدال کہ سین سے بدلے مثلاً صماخ و سماخ بمعنے پردہ گوش اور جیم فارسی سے مثلاً صین و چین *

دوسرے صاد کلمہ مثلاً صف و صفوف و صفا و صافی صبر صیقل وغیرہ

ضاد معجمہ

لغت مین وہ خروس جو مرغیون پر آواز کرے اور بمعنی ہُدہُد اسکے آٹھ سو عدد ہین اور عربی زبان سے مخصوص ہے *

طاء مہملہ

لغت مین وہ پیر مرد جو جماع سے صبر نکرے اور یہہ حرف فارسی زبان مین نہین عربی سے متعلق ہے اگر کسی جگہہ ہے تو اصل مین تاء مثناۃ فوقانیہ ہے ۔ عدد اسکے نو ہین *

ظاء معجمہ

لغت مین وہ عورت کہ جسکی بہت بڑی پستان ہون پستان زال کو بہی کہتے ہین حساب ابجد مین اسکے نوسو عدد ہین اور یہہ حرف بہی فارسی زبان مین اصل نہین عربی مین ہے

عین مہملہ

اس حرف کے معنی کسر اول سے لغت مین خوش چشم عورتون کے ہین اور عیناء کی جمع

ہے کہ خوش چشم عورت کو کہتے ہین اور فتح اول بمعنے چشمہ آب و ذات و نشتر و آفتاب و زانو و دینار و زر سرخ و مال و بارش آلودہ بادل جو قبلہ کیطرف سے آئے و چشم و بہتر و برگزیدہ ہر چیز و ذات ہر شے و برادر مادری و پدری و شخص و نفس و حقیقت ہر چیز و اہل خانہ و قوم و جاسوس و دیدبان و دیدار وغیرہ صاحب منتخب نے اسکے اڑتالیس معنے لکھے ہین یہہ بہی فارسی مین داخل ہین اسکے ستّر عدد ہین ٭

غین معجمہ

لغت مین تشنہ ہونے کے معنی ہین اور سیاہ بادل جو محیط آسمان ہو اور خود سیاہی بلبل کو بہی کہتے ہین بلبل کو اس تناسب سے کہ حساب ابجد مین غین کے ہزار عدد ہین اور ہزار بمعنی بلبل باعتبار ہزار دستان ہونے کے اسلیے غین بمعنی بلبل بطور تشبیہ ہے مثلاً **ملک الشعراء انوری ۔ بیت**

چون حرف آخرست ز ابجد گہ سخن
در راستی چو حرف نخستین ابجد است

فارسی مین اسکی تین قسمین ہین ٭

اول غین ابدال ۔ کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً مغلاغ و مغلاج گو دال بازی کو کہتے ہین جو ایک معلون کی رسم ہے کلمۂ مغ کسر و فتحہ سے گو دال اور لاغ بازی کے معنی ہین یہہ دونو لفظ ترکی ہین **حکیم سوزنی ۔ بیت**

ہر ہراسے کہ داری اندر دل
بتو آید چو جوز در مغلاج

اور قاف سے مثلاً ایاق و ایاغ بمعنی پیالہ اور خاء معجمہ سے مثلاً چرخ و چرغ ایک طائر شکاری کا نام ہے و انجوغ و انجوخ فتح اول اور واو مجہول اور جیم تازی سے وہ شکن جو جسم پر پڑجائین **شمس فخری ۔ قطعہ**

سپہر گفت چو بخت شہنشہم فیروز
کہ بخت شاہ جوان است و چہر اش شاداب
شنید عقل و بد و گفت کای گوی ای شوخ
گرفتہ روی تو از غایت کبر رنجوخ

ابو شکور ـ بیت

چو بر رویت از پیری افتاد آنجوغ
نہ بینی گزرد دل خویش اندروغ

و سغدو و سختو رودہ گوسپند کو کہتے ہین جسمین برنج و گوشت و مصالح وغیرہ بھر کر روغن مین بریان کرتے ہین

سراج قمری ـ بیت

الا شب کہ از گوشت آگندہ ام
چو سغدو دل و سینہ در رودہا

بسحق اطعمہ ـ بیت

برسانیان نان تنک اعتقاد نیست
سختو نگر بباطن پاک شما رود

اور شین سے مثلاً شاغولہ و شاشولہ شعلہ کو کہتے ہین اور واو سے مثلاً کاغنہ و کاونہ ایک کیڑے کا نام ہے کہ سرخ رنگ و سرخ پر زہر دار ہوتا ہے اور اسپر سیاہ نقطے ہوتے ہین اور میم سے مثلاً غلغج و غلمچ گدگدانے کو کہتے ہین یعنی وہ خارش جو بغل کے نیچے کرنے سے ہنسی پیدا کرے اور کاف فارسی سے مثلاً غلولہ و گلولہ لغام و لگام اور ہای ہوز سے مثلاً اسپرغم و اسپرہم ایک مشہور پھول کا نام ہے ٭

دوسرے زائد مثلاً چرا و چراغ چرلے کو کہتے ہین و گیا و گیاغ گھاس

تیسرے غین کلمہ مثلاً غنا غنی غنچ غالب غلط وغیرہ

فا معجمہ

لغت مین دریا کے گرداب کو کہتے ہین ابجد مین اسکی اسی عدد ہین اور دو قسم پر ہے ٭

اوّل فا ابدال کہ با فارسی سے بدلجائے مثلاً سفید و سپید اور بای تازی

سے مثلاً زفان وزبان اور خار معجمہ سے مثلاً فلادہ وخلادہ ودال سے بمعنی سراسیمہ

مولوی معنوی بیت

بخویش آئی وچنین خویش را خلادہ کن
کہ اینت گوید گول است وآنت گوید دنگ

اور غین سے مثلاً فلیو وغلیو بمعنی احمق وسرگشتہ اور کاف تازی سے مثلاً فلادہ کلادہ دال مہملہ سے بمعنی مذکورہ اور واو سے مثلاً فام ووام بمعنی رنگ اور ہاء ہوز سے مثلاً تفو وتہو ضم اول سے بمعنی تف اور مضارع وامر مین بای تازی سے کہ کوفتن کہ فت سے کوبد وبکوب وغیرہ

دوسرے فا کلمہ مثلاً فر وفخیم فہیم حیف صیف وغیرہ

قاف

لغت مین د تونگر ومستغنی الاحتیاج اور کوہ زمرد کہ محیط عالم ہے اسکے ایک سو عدد ابجد اور دو قسم پر ہے *

اوّل قاف ابدال کہ غین سے بدلے مثلاً چناغ وچناق ایک قسم کی مچھلی ہے و آروغ اروق وایاغ وایاق بمعنی پیالہ شراب **قدسی شعر**

چو لب آیاق برلب مے نہد ہمچون قدح
جان بلب می آیدم از حسرت آیاق او

وقالیچہ وغالیچہ وقلندر وغلندر اور کاف فارسی سے مثلاً خانقاہ وخانگاہ

دوسرے قاف کلمہ مثلاً معشوق وعاشق یہ حرف عربی سے مخصوص ہے اگر کوئی لفظ اس حرف سے فارسی مین ہو تو وہ اصل مین خا یا غین معجمہ ہے یا کاف تازی ہے

کاف تازی

لغت مین وہ اونٹ جسکے دانت بالکل گھس کر کوتاہ ہو گئے ہون اور مسلح یعنی مرد سلاحدار

اور مخفف شکاف کا اسکے بیس عدد ہین اور کتابت مین یہ حرف دو قسم پر ہے ؛

اول رسم الخط مین دراز جسطرح کہ مفردات وکلمات کے آخر مین لکھا جاتا ہے پس اگر حروف مدہ اسکے ماقبل نہو تو مفتوح ورنہ ساکن ؛

دوسرے وہ کہ ہاء مختفی سے مرکب ہو گر یہہ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور اسی سبب سے اکو کبھی یاء سے بھی بدل دیتے ہین مثلاً کاشکے کہ اصل مین کاش کہ تھا اس حرف کی تینتالیس قسم ہین ؛

اول کاف ابدال کہ الف سے بدلے مثلاً کالفتہ و آلفتہ بروزن و معنی آشفتہ اور لام سے مثلاً ناوک و ناول بمعنی گاو دو شخوان شمس فخری ۔ بیت

گگها اسپ و شتر و ناول
گاہ بخشش بسائلان بخشد

وتنبوک و تنبول بفتح اول و واو معروف سے کمان نرم عمید لونکی ۔ بیت

در کمان چرخ پیش پیلکت مریخ را
ہم کمان تنبوک شمشیر ساطور آمدہ

امیر خسرو ۔ بیت

اگر گیلے ملک فرماندہ گول
کہ بر عنقا زند ناوک بہ تنبول

بیلک بکسر اول و یاء مجہول سے ایک پیکان کی قسم ہے وکوچ و لوچ احول کو کہتے ہین اور میم سے مثلاً بشک و بشم کہ بفتح اول سے بمعنی شبنم ہے ؛ استاذی

چون مورد بود سبزکہن موی من ہمہ
وردا کہ برنشست بران مورد سبز بشم

خسروانی ۔ بیت

از نسیم ریاض دولت تو
برخ گل در چمن شد بشک

اور ہاء ہوز سے مثلاً تارک و تارہ بمعنی فرق و سر و چکاوک و چکاوہ ایک جانور

معروف

[illegible]

معروف کا نام ہے ۔ میر معزی ۔ بیت ۔

تا چکاوک بست موسیقار بر منقار خویش
ارغنون گشتہ است بلبل بر درخت ارغوان

اور خاء معجمہ سے مثلاً شاماکچہ و شاماخچہ بمعنی سینہ بند جو عورتیں پہنتی ہیں اور غین سے مثلاً پرکالہ و پرغالہ بمعنی پارہ ہر چیز و کژگاو و غژگاو انوری بیت

پلنگ ہیبت کژگاو دم گوزن سرین
ہمای طلعت و عنقا شکوہ طوطی پر

ایضاً

دمش ہمچون دم کژگاو گشتہ
سرون مانند شاخ گاو گشتہ

دوسرے کاف کہ معنی خود سے دیتا ہے مثلاً انت کما اثنیت علےٰ نفسک

تیسرے کاف خطاب کلمات عربی سے آخر میں آتا ہے ۔ حافظ

ای دل ریش مرا با لب تو حق نمک
حق نگہدار کہ من میروم اللہ معک

کبھی خطاب بمفعول کے لئے بمعنی ترا مثلاً جزاک اللہ و حماک اللہ و شفاک اللہ یعنی خدا ترا بدلہ دہد وغیرہ ۔

چوتھے کاف قلت یعنی بمعنی تصغیر مثلاً اندک اندک بیت

اندک اندک بہم شود بسیار
دانہ دانہ ہست غلہ در انبار

پانچویں بمعنی باہم مثلاً بیت

اعتمادی بوفائی منت ای کافر نیست
ہمہ گروہی بباید کہ ترا با دگریست

عرفی ۔ بیت

ہر سوختہ جانی کہ بکشمیر در آید
گر مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید

اس شعر کو صاحب بحر الواسع و چہار گلزار نے کاف مفاجات کی مثال میں لکھا ہے

اور بیان کیا ہے کہ بال و پر آید کا کاف کاف مفاجات ہے مفاجات او ر ناگہانی کے معنی دیتا ہے اور محمد غیاث الدین صاحب غیاث اللغات و محمد حسن قتیل صاحب شجرۃ الامانی دونو نے یہہ شعر اُس کاف کی مثال مین لکھا ہے کہ جو لفظ ہم کے معنی دے کاف مفاجات کی مثال مین نہین لکھا کما لا یخفٰی علی الطبع السلیم شعر

نظر بہ من آن ماہ طلعت ندارد
گر آئینہ گردم کہ صورت ندارد۔

یعنے ہم صورت ندارد۔

چھٹے بمعنی ہرگاہ مثلا حفظ۔ بیت

گفتہ بودی کہ بیایم کہ بجان آئی تو
من بجان آمدم اکنون تو چرا می نائی

یعنی ہرگاہ بجان آئی ٭

ساتوین بمعنی اگر مثلاً محمد حسن قتیل۔ بیت

چہ کم گردد کہ سوی عاشق زار
کنی از لطف‌های بدخو نگاہے

یعنے اگر سوی عاشق

اٹھوین بمعنی ہر یکہ۔ مثلاً شعر ہرکہ با من دست و گردن دو اویم۔ یعنی ہر یکہ

نوین کاف تعریف بمعنی وصف و توصیف سعدی۔ بیت

درین بوم حاتم شناسی مگر
کہ فرخندہ خوییست نیکو سیر

دسوین کاف مفعول مثلاً پیچک یعنے پیچ خوردہ

گیارہوین کاف فاعل مثلاً گوزک یعنی گوز کنندہ

بارہوین کاف نسبت۔ مثلاً چولنک واو معروف سے کوزہ لولہ دار کو کہتے ہین اور چوشیدن سے طرف منسوب ہے جسکے نکیدن سے معنی ہین اور کودک منسوب

باکو دو پردک کہ چیستان کو کہتے ہین اور پردہ سے منسوب ہے۔

تیرہوین - کاف تردید کہ بمعنی یا ہو مثلا **بیت**

اگر تو زخم زنی بہ کہ دیگری مرہم
وگر تو زہر دہی بہ کہ دیگری تریاق

حافظا مصرع حسن معشوق بہترست کہ آن

چودہوین کاف مفاجات - اسکو مفاجاتیہ بھی کہتے ہین مثلا **بیت**

نظر بودش ولیکن بر چپ و راست
کہ صیدی از کنار دشت برخاست

یعنے ناگہ صیدے **بیت**

لشکر اسلام چو بخارا رسید
بود زمین تشنہ کہ دریا رسید

پندرہوین - وہ کاف کہ تکیہ کلام ہو مثلاً اس شعر مین دوسرے مصرع کا دوسرا کاف - **زلالی**

ندانم جان از و با برگ گردد
کہ میترسم کہ شادی مرگ گردد

سولہوین بمعنی چرا مثلاً **نظامی** - **بیت**

ز خورشید روشن توان جست نور
کہ شد سایہ را سایہ زین کار دور

یعنی چرا کہ شد الخ

سترہوین کاف زائد مثلا **جامی** - **بیت**

این ہمہ شور و اضطراب کہ چہ
وین ہمہ ترک خورد و خواب کہ چہ

مولوی روم - **بیت**

گہ چنین بنماید و گہ ضد این
جز کہ حیرانی نباشد کار دین

مولوی معنوی - **بیت**

جز کہ صاحب ذوق نشناسد طعوم
شہد را ناخوردہ کی دانی ز موم

لفظ جزکہ کا کاف دونو مصرعون مین اور کاف کہ چہ زائد ہے ۔

اٹھارہوین معرفہ کہ بیانیہ کی مانند ہے اور اسکو یای وصفی کہ معنی چنان چنین کے لازم ہین مثلاً **جامی** ع بیگویم کہ در حشمت عزیزم ۔

انیسوین تصغیری مثلاً مرغک و بتک و نامک و طفلک و پسرک یعنی مرغ خرد و بت خرد شعر

گشتم خراب و شیفتہ در خورد سالگی　　قدش نہالکی و چہ نازک نہالکی

و لنگک یعنی لنگ خرد **حکیم سنائی**

لنگکی زیر و سلنگکی بالا　　نی غم دزد و نی غم کالا

سعدی ۔ بیت

پیرمردی لطیف در بغداد　　دخترک را بکفش دوزی داد

یعنی دختر صغیر

بیسوین کاف کدامیہ کہ استفہام کی مانند ہے مثلاً **حزین** ۔ بیت

روی کہ جلوہ کرد کہ حیرانم اینچنین　　زلف کہ دیدہ ام کہ پریشانم اینچنین

ع کہ بر فروزد ہر بامداد مطلع صبح ۔ اور یہ کاف آخر لفظ مین باشباع آتا ہی مثلاً **حسین قتیل**

گر بر قتیل من مسکین بداری راست گو　　جز تو کافر خصم جان عاشقان زار کہ

یعنی کدام

اکیسوین کاف تعظیم مثلاً خوشترک بیشترک و کہترک **نظامی** مصرع نرس خوشترک زان کہ صحرا خوش است **فیضی** ۔ بیت

سازم دل ازین فسانہ سیراب　　زان بیشترک کہ گیردم خواب

بائیسوین تشبیہی کہ فارسی مین لفظ چنانکہ و مانند کے معنی دیتا ہے ۔ حفظ

ازان گیسوان عکس آن روی لب
که بدر هلال اند در نیم شب

نظامی بیت

چنان بیخورد زنگیی خام را
که زنگی خورد مغز بادام را

وہ کاف بہی کہ لفظ ہیچ کے معنی دے تشبیہی ہے مثلاً بیت

نیست در جنگ سلح دار که او
نیست در صلح وفا دار که او

یعنے ہیچ او اور صاحب (جواہر الحروف) نے کاف تشبیہی کلمات کے آخر مین ساکن لکھا ہے مثلاً خشتک یعنے وہ ٹکڑا کپڑے کا چہار گوشہ جو پاجامہ مین اور کرتہ مین بغل کے نیچے سیتے ہین کیونکہ وہ خشت کیطرح چارگوشہ ہوتا ہے عربی مین کاف تشبیہی کلمات کے اول مین مفتوح آتا ہے اور جر دیتا ہے مثلاً کبیت العتیق یعنی مکان برگزیدہ کی مانند کعبہ ہے شعر

فطوبی لباب کبیت العتیق
حوالیہ من کل فج عمیق

تیئسوین کاف تائید کاف تعلیل کی مانند ہے اور دونوں مین یہہ فرق ہے کہ یہہ تائید کے واسطے ماقبل آتا ہے اور وہ حرف تعلیل کے واسطے مثلاً صائب کشمیری

محبت را پس از قطع تعلق لذتی باشد
که نخل شاخ پیوندی به از اول ثمر گیرد

(غیاث اللغات) مین بجاے پس از قطع تعلق پس از قطع محبت لکھا ہے ناصر علی

محبت سے رہ دگر ستخوانم توتیا گردد
که از سایه ان صندل کجا نقصان رسد بو را

سعدی

ای قطرۂ منی سر بیچارگی بنه
کابلیس را غرور منی خاکسار کرد

چوبیسوین ـ بمعنی کس مثلاً بیت

هر که را مستی از آن نرگس جادو نبود
اختر سوخته اش دیده آهو باشد

سعدی ۔ مصرع کرا جاودان ماندن امید هست ۔

پچیسوین بمعنی هر که مثلاً سعدی ۔ بیت

دگر کشور آباد بیند بخواب
که دارد دل اهل کشور خراب

یعنی هر که دارد بیت

خدا را ندانست و طاعت نکرد
که بر بخت و روزی قناعت نکرد

چهبیسوین دعائیه مثلاً سعدی ۔ بیت

مرا حاجبی شسته از عاج داد
که رحمت بر اخلاق حجاج باد

نظامی ۔ بیت

هزاران کریمان صاحب زمان
تو ای مانده باقی که باقی بمان

مصرع که روی هجر سیه باد و خانمان فراق ع که کس مباد ز کردار ناصواب خجل ۔

ستائیسوین بمعنی از مثلاً قطعه ۔ سعدی

ترک احسان خواجه اولی تر
کاحتمال جفای بوابان
به تمنای گوشت مردن به
که تقاضای[ع] زشت قصابان

اٹھائیسوین کاف نفی اسکو کاف استفهام بهی کہتے ہین مثلاً سعدی

شرف نفس بجود است و کرامت بسجود
هر که این هر دو ندارد عدمش به که وجود

مصرع چو یک مشک به که توده گل مصرع خزینه تهی به که مردم برنج

انتیسوین کاف اضرابیه که لفظ بلکه سے معنی پیدا کرے مثلاً بیت

نه شورش بلبل غمناک دارد
که گل هم زو گریبان چاک دارد

[ع] یعنی از احتمال و از تقاضا ۔ ۱۲

حافظ بیت

نه من بران گل عارض غزل سرایم و بس
که عندلیب تو از هر طرف هزارانند

اس کاف کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ پہلے اس سے لفظ بل مذکور ہو یا محذوف

حسین ثنائی بیت

صحن فلک پر نجوم نیست که بر در گهت
طاس گدای فلک در گه دوران شکست

اس جگہہ لفظ بل محذوف ہے **بیت**

نه قندی که مردم بصورت خورند
که ارباب معنی به کاغذ برند

تیسوین کاف استفہام اسکی تین قسم ہین۔

اول اقراری کہ مدعا کے اثبات کے واسطے ہو مثلاً **شعر**

دوش در بزم تو آلوده و ناشاد که بود
من بیچاره دم ناوک بیداد که بود

یعنی من بودم و دیگری نبود **شعر**

که بر خورد ز هر بامداد مطلع صبح
که بر فراز هر شب بخند صبح شفق

دوسرے انکاری یعنی اقراری کا عکس مثلاً **غنیمت بیت**

که میگوید که بر عزم سفر بست
بقتل عاشق مسکین کمر بست

تیسرے استخباری کہ مخاطب سے طلب خبر کے لیے ہو مثلاً **بیت**

ای میوه رسیده ز بستان کیستی
وی آیت نو آمده در شان کیستی

مصرع فراق هجر که آورد در جهان یارب **بیت**

لاله رخا سمن برا سرو روان کیستی
سنگدلا ستمگرا آفت جان کیستی

اکتیسوین کاف ربط مثلاً **شعر**

گفتم که دلم گفت که پرخون کنمش   گفتم چشم گفت که جیحون کنمش

اور دو جملون مین ربط کے لیے مثلاً شعر۔ **امیر خسرو۔**

دل گم گشته را در هر خم زلفش همی جستم   که ناگه چشم بدخو سوی رویش رفت دل گم شد

اور دل کے لفظ کے بعد مثلاً **آصفی۔ بیت**

دل که طومار وفا بود من محزون را   پاره کردند نسته بتان مضمون را

اور ندا کے حرف کے بعد جس حالت مین منادی اُسکا محذوف ہو مثلاً **بو علی قلندر۔ مصرع** ای که گوئی هیچ مشکل چون فراق یار نیست ۔ اور منادی مذکور کے بعد بھی مثلاً **مصرع** ای دوست که دل ز شهر بر داشته ۔

بتیسوین کاف عطف مثلاً بیت

ای بسا اسب تیز رو که بماند   که خر لنگ جان بمنزل برد

تینتیسوین کاف تحقیر کہ سوای اواخر کلمات اوّل و وسط الفاظ مین نہین واقع ہوتا۔ اور ما قبل اُس کا مفتوح رہتا ہے **سعدی۔ بیت**

مردک سنگدل چنان بگزید   لب دختر که خون ازو بچکید

یعنی مرد حقیر **حکیم سنائی۔ بیت**

من و کشکولکے و چوبستکے   دلکے پر ز درد دوستکے

چونتیسوین کاف نتیجه و ترتیب فائده که تا کے معنی دیتا ہے مثلاً **حافظ۔ ع** ای بیخبر بکوش که صاحب خبر شوی۔ یعنی تا صاحب خبر شوی **اہلی۔ بیت**

مجاورم چو سگان بہر این سر کویت   فرشته را نگذارم که بگذرد سویت

پینتیسوین کاف حذف کہ لفظ ہر کسی کے بعد یای تحتانیہ کے بغیر اور مع اور مترادف

اسکے آئے مثلا میر فطرت مصرع ہر کسی کشتۂ آن نرگس جادو باشد

دوسری مثال ہے باطہوری ع ہرکس ز دوازدہ مقامش خبرست

مثال مترادف مصرع چنان برشتم قاسم فضا لامکان تنگ است

چھتیسویں کاف کہ قائل کے کلام کے بیان کے واسطے مع الصفت وغیر صفت آتے

مثال مع الصفت حافظ بیت

شنیده ام خبری خوش که پیر کنعان گفت		خیال یار نه آن میکند که بتوان گفت

دوسری مثال غیر صفت مصرع شنیده ام که درین روزها کهن پیره اور کلمہ کے بیان کے واسطے مثلا قتیل مصرع جان من تا که دل از من بردی اور کلمہ تا کے بعد حذف بھی ہوجاتا ہے مثلا نظامی بیدست نبندد ه تا لب نماند

سینتیسویں کاف تفسیر و بیان۔ اور اسکی چند قسمیں ہیں

اول وہ کہ یای صفت کے بعد آئے اور اسکی دو قسمیں ہیں۔ قریب و بعید قریب وہ ہی کہ صفت مجہول اور کاف بیان میں کوئی حرف زیادہ نہو مثلا مصرع گلے کہ یک ورقش آبروئی چمن است بیت

چشمی که ترا ندیده باشد		آن دیده بگو چه دیده باشد

بعید وہ ہے کہ اسمین کوئی لفظ زیادہ ہو مثلا بیت

وجودی دہر روشنائی مجمع		که نوریش در سینه باشد چو شمع

دوسری وہ کہ اسمار اشارات کے بعد کہ این و آن داہیں واقع ہو یہ بھی دو قسم پر ہے

اول وہ کہ کاف سی قریب ہو مثلا مصرع این که می بینیم به بیداریست یارب یا بخواب

دوسری وہ کہ کاف سی بعید ہو مثلا حافظ ع اینقدر ہست کہ بانگ جرسی می آید

او متصل مثلاً لفظ آن کہ بین میر سعید مصرع ای آنکہ دوای دردمندان آنی

او منفصل لفظ آن سے بابا فغانی۔ ع ہلاک آن کمر نازکم کہ چون مہ نو ہ اور کبھی حذف بھی ہوتا ہے مثلاً بیت

با من گفتا مکن ہر سو نظر گفتم بچشم
سوی من بین ہمین سوی دگر گفتم بچشم

اور کبھی مصرع اسکے آخر مین ساکن مثلاً بیت

نکہ ود درد من ہ از دوا تا کہ
نہ پرسی حال من ای راحت جان

اٹھتیسوین سببیہ مثلاً بیت

نیفتد درین طشت فریاد کس
کہ بربستہ شد راہ فریاد رس

شعر

سوی مخزن آورم اول بسیچ
کہ سستی نکردم دران کار ہیچ

انتالیسوین کاف ترحم۔ مثلاً طفلک و خوردک جامی۔ بیت

کاف رحمت گفتن تصغیر نیست
جد چو گوید طفلکم تحقیر نیست

چالیسوین کاف معترضہ۔ مثلاً بیت

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

سعدی۔ اشعار

برو تا ز خوانت نصیبی دہند
کہ فرزندگانت بسختی در اند
بیندیش زان طفلک بے خبر
وز آہ دل دردمندش حذر

اکتالیسوین کاف بمعنی ناکہ۔ مثلاً۔ نثر۔ آن سخن زیادہ از حد خود نخواہم گفت کہ مردم عیب کنند۔ یعنے تا مردم

بیالیسوین - کاف تمثیل - مثلاً شعر

مئے لعل گون از بط سرنگون — روان ہمچنان کز بط کشتہ خون

تینتالیسوین کاف کلمہ مثلاً باک تاک چاک کلام متکلم وغیرہ ؛

کاف فارسی

اس حرف کے معنی برہان قاطع مین لاف وگزاف و سخنان لاطائل کے ہین اور زبان عرب سے خارج ہے اسکی دو قسمین ہین ؛

اوّل گاف ابدال کہ غین معجمہ سے بدل جاوے مثلاً گلالہ وغلالہ بمعنی زلف اور دال مہملہ سے مثلاً اورنگ واورند تخت کو کہتے ہین اور الف سے مثلاً گستاخ و استاخ بمعنی شوخ **سیف الدین اسفرنگی**

تیر ادا کشا چشم تو گستاخ میرود — شاید کہ در حریم دل خصم محرم است

اور بار عربی سے مثلاً گلفونہ وبلغونہ اور واو سے مثلاً گل وول ضم اول سے مشہور لفظ ہے وگراز و دراز بمعنی خوک نر اور یاء تحتانی سے مثلاً زرگون زریون بران مین بمعنی رنگ آذرگون وآذریون ایک شقایق کی قسم ہے جسکے کنارے سرخ اور میانہ سیاہ ہوتا ہے اور بحالت تعریب جیم سے مثلاً بنگ بنج وگیلان جیلان وگوہر وجوہر وخشتیگ واخشیج ؛

دوسری کاف کلمہ مثلاً جنگ و چنگ و پشنگ و سنگ و تنگ و زنگ و تگل و گل وغیرہ

لام

لغت مین لام کی جمع کہ زرہ کو کہتے ہین اور ایک قسم کی بدی کلاہ جو فقیر پہنتے ہین اور وہ مرکب کہ عنبر و مشک و نیل ولاجورد سے بنا کر چشم زخم کے دفعیہ کیواسطے

بچون سے سینہ اور چہرون پر نقش کرتے ہین- اور لاف وگزاف و زیور وآرایش وکمربند و درخت میوہ دار زر دستر کو بہی کہتے ہین اور اس حرف کو معشوقون کی زلفون سے بہی تشبیہ دیتے ہین عدد اسکے تیس ہین اور دو قسمین ہین

اول لام ابدال- کہ رار مہملہ سے بدلے مثلاً ارونددالوند

دوسرے لام کلمہ مثلاً نحل کل غل نمل علم حلم وغیرہ

میم

لغت مین خرمای دراز اور شراب خالص کو کہتے ہین حساب ابجد مین اسکے چالیس عدد ہین اور چودہ قسم پر ہے

اول میم ابدال کہ خا معجمہ سے بدلے مثلاً برم و برخ بالضم بمعنے تالاب ابو الحسن شہید - بیت

چون تن خود برم پاک بشست ۔ بر تن او تمام لولو رست

اور غین سے مثلاً پیمانہ و پیغانہ اور فا سے مثلاً مخیز و فخیز مہمیز کو کہتے ہین اور مہمیز اصل مین مہماز تہا بطور امالہ مہمیز ہوا فردوسی - بیت

چو رستم و را دید زان گونہ تیز ۔ بر آشفت زان سان کہ لور از مخیز

اور نون سے مثلاً نجبین و نجیم بفتح اول سے بمعنی برستون ملا شانی - تکلو

وہم برایادش برفع غصہ خوشتر از نبیذ ۔ جسم خیطش بدور کینہ بہتر از نجیم

خواجہ جمال الدین سلمان - بیت

از جہان منسوخ شد رسم کجا غند و نجین ۔ بعد ازین کس را خیال کج نگردد در گمان

وبان وبام بمعنی سطح جسکا مرادف سقف ہے مثلاً مولوی معنوی - بیت

[illegible]

سر فرو کن یکدمی از جان چرخ　　تا زنم من چرخها برسان چرخ

اور بدلی ہوئی ہو تے سے مثلاً تارم و تارہ معنی خانۂ چوبین اور مضارع مین یا سے مثلاً آمدن سے آید اور آخر الفاظ مین زائد مثلاً چرا و چرام بمعنی چریدن **حکیم سنائی**

آن شنیدی که در ولایت شام　　بره بود و اشتران بچرام

دوسری میم متکلمہ یا فاعل مثلاً اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی یا کسی

دیده ز پی گلاب سے گریده‌ام　　پژمرده گلے بروی آتش دیدم
گفتم چه کرده که میسوزندت　　گفتا که درین باغ دمی خندیدم

تیسری میم تخصیص کہ اعداد کے آخر مین بمعنی خصوصیت و تعین آتی اور مفہوم ہو مثلاً چہارم پنجم ہفتم۔ لفظ دوم مین بسبب ثقالت ضمہ کے مفتوح ہی اور [illegible] کے مفتوح شاذ ہے مولف (جواہر الحروف) نے اس میم کو میم فاعلیت لکھا ہے

چوتھی میم نہی کہ صیغۂ امر حاضر پر واقع ہو مثلاً مکن مگو مزن مپو **خواجہ شیراز**

زلف بر باد مده تا ندهی بربادم　　ناز بنیاد مکن تا نکنی بنیادم

پانچویں۔ بمعنی خود مثلاً **ظہوری**

نتوان بر دستی پای دگران رفت　　دنبال خود انداخته‌ام راهبرم را

یعنی راہبر خود را **بیت**

گفتم که برم کلفت از رویم　　در ریخت غبار غم بمویم

یعنی از روی خود

چھٹی زائد مثلاً (رجب) **بیت**

تو در میان نکویان نشسته باشی من　　نظر کنم بتو از بہر انتخاب خودم

و بخانہ خودم میروم و براسپ خودم سوارم ۞

ساتوین میم علامت کہ عربی مین بعض اسم مصدر و اسم فاعل و اسم مفعول و اسم ظرف و اسم آلہ مین آئے اور مصادر کے اول مفتوح مکسور مضموم تینون طرح سے واقع ہو مثلاً مصاحت محنت مصاحبت اور اسم ظرف مین مفتوح مثلاً مطلع مسجد اور اسم آلہ مین مکسور مثلاً میزان اور اسم فاعل مین مضموم مثلاً معتقد و منجم اور اسم مفعول مین مضموم و مفتوح دونو طرح مثلاً محزون و منور

آٹھوین میم مفعول مثلاً بیت

	باہم گفتی و دشنامم تو دادی		خوشم فرمودی و کامم تو دادی	

سعدی - بیت

	تولای مردان آن پاک بوم		برانگیختم خاطر از شام و روم	

نظامی مصرع بران دارم ای مصلحت خواہ من ۞ یعنی خوش مرا فرمودی و دشنام مرا دادی و برانگیخت مرا خاطر و بران دار مرا

نوین میم نسبت مثلاً نیلم منسوب بہ نیل کہ ایک قیمتی جوہر ہے دیبالم و ابریشم پیلہ سے منسوب ہے کہ مشہور کیڑا ہے

دسوین بمعنی ہستم مثلاً مصرع ستم زغم عشق تو مستم مستم - یعنی مست ہستم

گیارہوین میم تانیث مثلاً خانم و بیگم مونث خان و بیگ

بارہوین میم مضاف الیہ مثلاً **ملا فوقی یزدی - بیت**

	دلم برد آبروی گریہ چند		شب و روز از فلک بیہودہ زارد	

جامی - بیت

ز شعرم خامہ را شکر فشان کن
ز عطرم نامہ را عنبر فشان کن

ملا فوقی یزدی ۔ بیت

وفا چو دید کہ انصاف از جہان کوچید
فغان ز سینہ برآورد و گفت کو پدرم

یعنے پدر من و دل من و شعر من و عطر من و حرف من

تیرھوین ۔ میم حذف کہ بطور ندرت حذف کیجاتے مثلاً سعدی ۔ بیت

گفتم کہ گلے بچینم از باغ
گل دیدم و مست شد بہ بوی

انوری ۔ بیت

القصہ باز گشتم و آمد بخانہ زود
در باز کرد و باز ببست از پس استوار

یعنے مست شدم و آمدم نیز جب دوسری میم سے متصل ہو حذف ہو جاتی مثلاً شعر

در وضو کن چنین استنجا
زیر پر دست و روی نیمن ما
پس بہ آن نیمن کہ میماند
پای شوید ہر آنکہ میداند

یعنے نیم من **شرف شفردہ** ۔ بیت

چون بشکل پستہ بکشاید نمکدان حیات
در میان پستہ اش سی و دو بادا مغز ہین

یعنے بادام مغز یہہ قاعدہ حروف مکررہ مین جاری ہے میم سے مخصوص نہین ہے

چودھوین ۔ میم کلمہ مثلاً منعم منعم اعم نعم نعیم جسیم قدیم رحیم یتیم وغیرہ

نون

فارسی مین کنون کا مخفف ہے اور تنہ درخت عربی مین بمعنے مچھلی و شمشیر و دوات و سیاہی دوات و چاہ زنخدان و نام شہر و شب یعنی رات اُسکے پچاس عدد ہین اور گیارہ قسم پر ہے ۔

اوّل۔ نون ابدال کہ میم سے بدلے مثلاً بان و بام پشت سقف مکان کو کہتے ہین اور لام سے مثلاً چندن و چندل جسکا معرب صندل ہے و نیلوفر و لیلوفر اور زاء ہوز سے مثلاً مرزن و مرزہ موش کو کہتے ہین اور بعد حروف علت کہ مدہ ہووین غنہ آتا ہے ظاہر کرنا اس نون کا قبیح بلکہ صحیح نہین ہندی مین جائز ہے مثلاً مکان نگین زمان و زمین زبون سخون وغیرہ اور اکثر کلمون کے درمیان بطور غنہ مثلاً انشاند و سنگ اور جس کلمہ مین کہ نون و با یا نون و کاف باہم واقع ہون تو انکو میم سے بدل دیتے ہین مثلاً گلبانگ و گلبام بمعنی آواز بلند

شعر

گلبام زند کوس و گلبام زند کاست	کاتش بکلام آر و خمار بصبح اندر

و سنب و سم پای حیوانات **شعر**

تا بہ بوش عارض طاق طرب	سر کجا کہ خود نمی بینم سنب

و دنب و دم جسکا معرب ذنب ہے و خنب و خم **شیخ واحدی بیت**

بدکان می فروشان گروست ہر چہ دارم	ہمہ جیبہا تہی گشت ہنوز در خمارم

و کنب و کم **مولوی روم**

تو بدان خدای بنگر کہ صد عطا ببخشد	نہ چہ سنی ہست مردی نہ چہ رافضی ہست کنبی

اور اس لفظ کا معرب قم ہے کہ عراق مین ایک شہر ہے و انبرود و امرود

صاحب کامل التعبیر بیت

انبرود ہست مایہ شادی	مال قید ہست محنت آزادی

اور وسط کلمہ مین زائد مثلاً پیکان کہ اصل مین ہیگان تھا مانند بندگان اور

ہمگان کا کاف فارسی بجاے ہاے ہوز ہی ہی +

دوسرے نون جمع۔ مثلاً آنان اینان شہان کسان **حافظ**۔ بیت

شراب لعل کش و روی مہ جبینان بین
خلاف مذہب آنان جمال اینان بین

و آسیابان جمع آسیاب **ملا فوقی۔ یزدی۔ بیت**

آسیائی دہر خالی دیدم از جنس وفا
در جہان بوقی بطرز آسیابان [illegible]

حزین۔ بیت

آنانکہ خاک راہ ترا توتیا کنند
بی پردہ گر بدیدہ درآئی چہا کنند

حسن بیگ قزوینی۔ شعر

بلطف دایہ دستش سبک گرفت و زیر لب می گفت
کہ این سرپنجہ از خون کسان رنگین شود روزی

تیسرے نون رابطہ۔ مثلاً خوشن یعنے خوش ہست و دیرن یعنی دیر ہست

چوتھے نون مصدری۔ جسکے ماقبل تاے مثناۃ فوقانیہ یا دال مہملہ ہو مثلاً نوشتن نہادن وغیرہ

پانچوین نون زائد۔ کہ کلمات کے آخر مین آئے مثلاً زیبا و زیبان و جانا و جانان و پاداش و پاداشن و ما و مان +

چھٹے نون حالیہ۔ کہ الف فاعل کے بعد آئے مثلاً خندان گریان و قطرہ زنان و پویان و جویان **حکیم سنائی**

قاصد اشک دگر قطرہ زنان مے آید
کہ بدل شوق کسی از پے آن مے آید

بعض اسکو نون فاعلیت بہی کہتے ہین +

ساتوین نون نسبت۔ کہ اسما کے آخر مین واقع ہوتا ہے مثلاً زرین کہ زر سے

منسوب ہے و رنجن رنج سے و جوشن جوش سے ۔

آٹھوین نون تردید کہ اُسکے وسیلہ سے معنی مذکور سے انحراف کرکے دوسرے معنون کی طرف راجع ہون علم صنائع مین اُسکو رجوع کہتے ہین مثلا بیت

نی گلاب ست این کہ بر رخسار خود پاشیدۂ	تا نسوزد عالمی آبی بر آتش مے زنی

کلیم نظم

سیبیست کہ حنا زیب فزای تن اوست	کوہیست کہ لالہ زار در دامن اوست
نے نے غلطم کہ آسمان دگر است	در رنگ حنا شفق چہ پیراہن اوست

نوین نون استفہام خواہ تقریری ہو مثلا سعدی ہے بیت

نہ یار اندر جہان عہد وفا بود	جفا کردی و بدعہدی نمودی

دسوین نون نفی کہ مفتوح و مکسور کلمات کے اول مین حروف و افعال و اسماسے متصل ہوکر آتا ہے مثال اسم مصرع نی پای درون رفتن نی راہی برون شد ۔ مثال فعل روحی مصرع زن نخواہد اگرش دختر قیصر بدہند مثال حرف کہ ہمزہ خطابی پر واقع ہوا ہے ع نگریزی تو از کعبہ ای لباس پرست ۔ اور کبھی منفصل مثلا صائب ع اگر نہ مد بسم اللہ بودی تاج عنوانہا یعنی اگر نہ بودی

گیارہوین نون کلمہ مثلا بوستان گلستان نان نہان وغیرہ

واو

یہ حرف کے معنی لغت مین شترون کے گلے کے ہین اور ابجد مین چھہ عدد ہین اور چھہ قسم پر ہے ۔

اول واو ابدال کرالف سے بدلے مثلاً کوس وکاس بمعنی نقارہ بزرگ

امیر خسرو۔ بیت

دمدمہ کاس بآواز خوش کوس زدہ بر فلک کاسہ وش

وفروغ وفلنغ بمعنی تاب وروشنی **حکیم قطران**

از خوی او برند گل و نسترن شمیم وز روی او گزند مہ و مہرو سے فراغ

اور بای تازی سے مثلاً نوی و نبی ضم اول سے بمعنی قرآن مجید و نوشتہ ونبشتہ اور بای فارسی سے مثلاً وام و پام اور جیم عربی سے مثلاً تذرو وتذرج اور فارسی مثلاً یادہ و یافہ بمعنی بیہودہ وکالوہ وکالفہ اور دال مہملہ سے مثلاً کالیوہ وکالیدہ بمعنی پریشان **شیخ شیراز۔ شعر**

ازین حضرت موسی کالیدہ بدی سرکہ در روی مالید

منوچہری۔ بیت

نالۂ بلبل سحرگاہان و باد مشکبوی مردم سرمست را کالیوہ و شیدا کند

اور میم سے مثلاً میویز و میمیز مثلاً **عمر خیام رباعی**

آنہا کہ اسیر عقل و تمیز شدند در حسرت ہست و نیست ناچیز شدند
رو باخبری و آب انگور گزین کین بیخبران بغورہ میمیز شدند

بروا سپیدہ و برسپیدہ فتح بار تازی و بار فارسی سے کسی چیز کو سردی یا گرمی نرمی یا زشتی کے ادراک کے لیے مس کرنا **شہرۂ آفاق۔ شعر**

ہرکہ برواسید آن اندام را درکف خود دید سیم خام را

شہاب الدین۔ شعر

زہ پرو رسیدن آن نازک اندام
شگفت اندر کفم گلہائی بادام

اور یای تحتانی سے مثلا ہنوز و ہنیز مثلا **فردوسی۔ شعر**

خبردار از آین بہ آئین و ہنیز
کہ برشتہ نہفتہ نماند ہست چیز

وانگور وانگیر اور شین معجمہ سے مثلا خدیو و خدیش یعنی خداوند **ابوسلم نیشاپوری۔ رباعی**

در طاہرت اگر نمائیم درویش
زنہیم چہ زنی لطعنہ ہر دم صد نیش
دارد ہر کس نہا باندازۂ خویش
درخانہ خود بندۂ آزاد و خدیش

حکیم رودکی۔ بیت

چہ خوش گفت آن مرباآن خدیش
مکن بدبکس گر نخواہی بخویش

دوسرے فدائیہ مثلا حافظ۔ شعر

دل خرابی میکند دلدار را آگہ کنید
زینہار ای دوستان جان من و جان شما

یعنی جان من فدای جان شما

تیسرے واو بمعنی یا۔ مثلا سعدی۔ بیت

گل ہمین پنج روز و شش باشد
این گلستان ہمیشہ خوش باشد

یعنی پنج روز یا شش

چوتھی اضرابیہ بمعنی بلکہ مثلا حسین ثنائی۔ شعر

گردون اسیاستی و بحسب عتاب تو
جور زمانہ و ستم آسمان یکی ست

یعنی بلکہ بحسب عتاب تو

پانچویں واو معاوضہ مثلا عرفی۔ شعر

ز شوق کوئی تو پا در گلم ز عمر چہ سود
ہزار جان گرامی یکقدم رفتار

بعض نے اس واو کو واو ندائیہ قرار دیا ہے ٭

چھٹی واو بیان جسکے ماقبل ضمہ خالص و غیر خالص نہو بلکہ فتح ہو مثلاً غور - دور - جور - ستور وغیرہ بعض اُسکو واو طرفین و درمیان بھی کہتے ہین ٭

ساتوین واو مجہول جسکے ماقبل ضمہ خالص نہو مثلاً ہور - بور - گور - مور وغیرہ

آٹھوین واو معروف جسکے ماقبل ضمہ خالص ہو مثلاً طور - دور - لور - صور وغیرہ

نوین نسبتی مثلاً ہندو و نیکو کہ نیک و ہند سے منسوب ہے چاکو و پٹو کہ پٹ ایک قسم کا نرم پشمینہ ہوتا ہے و رنشو وغیرہ ٭

دسوین واو تقابل مثلاً فیضی - شعر

عشق ست ہزار شعلہ در تاب
عقل ست ہزار پنبہ در آب

بعض اسکو واو تشبیہ واو لازمیہ واو تسویہ بھی کہتے ہین ٭

گیارہوین واو بمعنی مع - مصرع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند

و خالد - شعر

ہر کس و کار دگر ہر خرد و بار دگرے
ہر دل و یار دگر خالد و سودائے تو

بارہوین قسمیہ مثلاً واللیل والشمس والقمر واللہ **مہر علی - شعر**

وہ چہ ناخن کہ بجود پروازد
ہفت بست ہلال اندازد

از تشریح الحروف

تیرہوین زائد - کہ کلام مین اُسکے معنون کی کچھ حاجت نہو مثلاً لیکن و لیکن لیک و ولیک ٭ **سعدی - بیت**

کہ ای نیکبخت این شکل من است
ولیکن قلم در کف دشمن است

مصرع لیکنش مہر و وفا نیست خدایا بدہش ۔

چودہوین واو مبالغہ مثلا بر و مند و تنو مند یعنی صاحب ثمر بسیار و صاحب تن و قوی و صاحب تشریح الحروف نے اوسکو واو زائد لکہا ہے ۔

پندرہوین حالیہ جیسے حالت کے معنی پائے جاوین مثلا **بیت**

داغم ز ناتوانی افسوس بدلیست
دندان نماند در دہن لب گزیدنی است

یعنی حالت لب گزیدنی است **مصرع** من و اندازہای مرغ بسمل بیلی **بیت**

مردم و بر زندگانم رحم مے آید کہ تو
خو بآن بیدادہا داری کہ با ما کردہ

سولہوین واو استیناف کہ لفظ گرنہ پر اوس کلام سے اول مین کہ اثبات اُسکا دوسرے کلام کی نفی کے حالت مین ہو آئی مثلا **قطعہ**

بگفتا من گلے ناچیز بودم
ولیکن مدتی با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

سترہوین تصغیری کہ اعلام و اسامی آخر مین آئے مثلا پسرو یعنی پسر خرد و شیخو شیخ خرد **شعر**

بر من نظری میکند ای پسرو
چشم خوش تو کہ آفرین باد بر او

بعض اسکو واو ترحم بہی کہتے ہین ۔

اٹھارہوین عطفی کہ دو مفردون مین واقع ہو ساکن یا مفتوح مثلا **مصرع**

من و تو در میان کاری نداریم **خاقانی**

ہشت خلد و ہفت چرخ و شش جہات و پنج عقل
چار ارکان و سہ ارواح و دو کون از یک خدا است

اور اگر دو جملون مین واقع ہو تو اسکو علیحدہ مفتوح پڑھنا چاہیے اور کبھی محذوف

صائب - بیت

بقدر ہر سکون راحت بود بنگر مراتب را
دویدن رفتن ستادن نشستن خوردن مردن

بعض موقع مین واو عطف کا حذف ہونا بھی فصاحت و بلاغت کے زیادہ ہونے کا باعث ہوتا ہے مثلا بیت

قربان شوم ترا کہ ندانستہ ہنوز
اخلاص من محبت من اعتقاد من

اعداد مین واو عطف کا لانا مخل فصاحت ہے مثلا مصرع بوسہ گرفتم از لبش یک دو سہ چار پنج شش ۔

انیسوین واو استبعاد - کہ مستبعد و مستبعد مین واقع ہو مثلا

حافظ - بیت

من و انکار شراب این چہ حکایت باشد
غالبا اینقدرم عقل کفایت باشد

شعر - قتیل

از تو بر گیرم و دل با دگری یار کنم
ای بقربان تو صد دل من این کار کنم

بیسوین واو ترہیب کہ راہب اور مرہوب کے درمیان واقع ہو مثلا فرد

چو فردا در آید بلند آفتاب
من و گرز و میدان افراسیاب

اکیسوین واو لزوم کہ لازم و ملزوم کے درمیان آئے مثلا حافظ بیت

ما و می و زاہدان و تقوی
تا یار سر کدام دارد

بائیسوین واو کلمہ کہ دو قسم پر ہے (اول) ملفوظی (دوسرا) غیر ملفوظی
ملفوظی وہ ہے کہ تلفظ مین آئے خواہ متحرک ہو خواہ ساکن خواہ لکھی گئی

ہو مثلاً طاؤس وجواؤ و دیوانہ ورضوان وگوش وہوش وغیرہ

غیر ملفوظی وہ ہے کہ تلفظ مین نہ آئے۔ خواہ مکتوب ہو اور یہ دو قسم پر ہے (اوّل) واو بیان ضمہ۔ چونکہ الفاظ فارسی دو حرفون سے کم نہین کہ اول متحرک ہوتا ہے دوسرا ساکن اور تمام کلمات فارسی کا حرف آخر بھی ساکن ہوتا ہے اسواسطے واو بیان ضمہ حرف تا بر قرشت اور دال ابجد اور جیم فارسی کے بعد لکھتے ہین مثلاً دو و تو و چو اور اس واو سے ضمہ حرف ماقبل کے شناخت کے سوا اور کچھہ فائدہ نہین ٭

(دوسری) واو معدولہ۔ معدولہ اسکو اس سبب سے کہتے ہین کہ اس سے عدول کرکے دوسرے حرف سے متکلم ہوتے ہین اور وہ تلفظ مین اچھی طرح سے ظاہر نہین ہوتی واو اشمام ضمہ بھی اسکو کہتے ہین اس لحاظ سے کہ اسکو اکثر خاء نقطہ دار مفتوحہ کے بعد لکھتے ہین یہ فتح خالص نہین ہوتی بلکہ ضمہ کے بو رکھتی ہے اور اشمام کے معنی بھی بوئیدن یعنی سونگھنے کے ہین اور دس حرفون کے اول آتی ہے۔ ۱ اوّل الف مثلاً خواب خوارزم خواجہ ۲ دوم۔ دوم دال مثلاً خود مرادف خویش ۳ سیوم را مثلاً خور آفتاب ۴ چہارم نار مثلاً خور ۵ پنجم سین مہملہ مثلاً خوست بمعنی کوفتہ و مالیدہ ۶ ششم شین نقطہ دار مثلاً خوش بمعنی خوب نیکو ۷ ہفتم نون مثلاً اخوند ۸ ہشتم یا مثلاً خوی و خوید بمعنی علف سبز جو ۹ نہم ہا مثلاً خوہلہ بمعنی کج و ناراست دہم ہای فارسی مثلاً خوپلہ بمعنی نادان کبھی یہہ خاء محض مفتوح ہوتی ہین مثلاً سعدی۔ بیت

پس پردہ بیند عملہاے بد
ہمون پردہ پوشد بہ آلاے خود

دیگر

وران مدت که ما را وقت خوش بود
ز هجرت ششصد و پنجاه و شش بود

حافظ - ابیات

ماهی که رخش روشنی خور بگرفت
گرد سمنش بنفشه پاسر بگرفت
دلها همه در چاه زنخدان انداخت
وانگاه سر چاه بعنبر بگرفت

قطعه

ای آنکه زمانه که از روی معدلت
مسند فراز گنبد اخضر نهاده
باد ابلق سپهر ترا رام کز ظفر
صد داغ بر جبین مه خور نهاده

تیسویں واو تخفیف که لفظ اوسکے مخفف کرنے سے پیدا ہوتی ہے مثلاً

شعر

دل متحیر که چه داند ورا
عقل درین گم که چه خواند ورا

چوبیسویں واو توسل مثلاً بیت - سعدی شیرازی

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامان آل رسول

ہای ہوز

لغت میں اس حرف کے معنی طمانچہ مارنے کے ہیں اسکے پانچ عدد ہیں اور سترہ قسمیں ہیں*

اول ہای ابدال که الف سے بدلے مثلاً ہیچ و ایچ سنائی - بیت

خلق جز بند و کمر هیچ نیند
همه را آزموده ام ایچ نیند

اور ہای عربی ہے مثلاً کوهه و کوهه پانی کی موج کو کہتے ہیں اور ہای فارسی ہے

مثلاً کوه وکوپ ایک پہاڑ ہے اور جیم عربی سے مثلاً ناگاه وناکاج *

حکیم سوزنی - بیت

زہی دولت کہ من دارم کہ دیدم
چو تو ممدوح کرم را بناکاج

وباه وباج **فردوسی - بیت**

چو نوشاه بنشست بر تخت عاج
فروغ از تو گیرد همه مهر وباج

اور خاء معجمہ سے مثلاً ہلالوش وخلالوش یعنی شور وغوغا **حکیم رودکی - بیت**

بر گرد گل سرخ کشیده خط سبزی
تا خلق جہانرا فگندان بخلالوش

ناصر خسرو - بیت

ہلالوش خوبان دین بیہوش اند
تو بیہوش را در ہلالوش کن

وخزینہ وہزینہ **فردوسی - بیت**

ہزینہ باندازه گنج کن
دل از بیشی گنج بی رنج کن

وخست وہست یعنی مقر ومعترف اور دال مہملہ سے مثلاً شنبہ وشنبد ہفتہ سے پہلے روز کو کہتے ہیں **منوچہری - بیت**

بفال نیک بروز مبارک شنبد
بنبد وگیر ومده روزگار نیک به بد

اور سین مہملہ سے مثلاً راه وراس کہ لغت ژند وپاژند ہے اور غین سے مثلاً ملہم وملغم بروزن وبمعنی مرہم اور فاسی سے مثلاً تہ وتف ضم اول سے اور کاف تازی سے مثلاً پروانہ وپروانک فتح اول سے وه جانور جو شیر کے آگے آگے آواز کرتا ہوا جائے تاکہ اور جانور اسکی آواز کے سننے سے برکنار ہو جائیں یعنے اس رستے سے پوشیده ہوکر دوسری طرف چلے جائیں -

خاقانی۔ بیت

سنا با غضنفری تو و پروانہ تو من
پروانہ در پناہ غضنفر نکوتر است

اور لام سی مثلاً چاہ زنخ و چال زنخ ابن یمین۔ بیت

شد دل خستہ من تشنہ چال زنخت
زانکہ انباشتہ تا لب آن چال مشک

اور میم سی مثلاً باسرہ و باسرم بار عربی سے وہ زمین جو زراعت سے لیے آراستہ کی جائی اور پناہ و پنام بمعنی پوشیدہ کرنیوالا کمال اسمعیل بیت

با اکابر بمجالس و خلوت
گفت و گوہی پنام میخواہم

اور واو سی مثلاً سامانہ و ساما نوہی اور یار تحتانی سی مثلاً راہگان و رایگان اور ہای ہوز اکثر اوقات حروف قریب المخرج سے ہم قافیہ لاتے ہین۔

فردوسی۔ بیت

چنین گفت کز بہر کاؤس شاہ
بیا بندیش از ہمہ با صلاح

دوسری ہای اضافی کہ فصاحت کیواسطے کلمے کے آخر مین الف و نون کے بعد آئی مثلاً فصلانہ و نذرانہ و مہرانہ و سالیانہ و ماہانہ۔

تیسری۔ تانیثی مثلاً فاضلہ عاقلہ عالمہ بالغہ وغیرہ۔

چوتھے۔ لیاقتی مثلاً گوہر شاہانہ و کلام فاضلانہ و امیرانہ و عاقلانہ۔

پانچوین۔ مصدری مثلاً زارہ بمعنی زار عربی مین معیوب کرنیوالا اور فارسی مین ضعیفی اور رونا ابو شکور۔ بیت

ہزار زارہ کنم نشنوند زارہ من
بخلوت اندر با تو ہزار زارہ کنم

چھٹی۔ زائد مثلاً رستم و رستہم و زردشت و زردہشت میان و ہمیان بمعنی کمر

ساتوین عاطفی مثلاً خوردہ رفت وکشیدہ برد۔ حفظ بیت

نہال تن زبن برکندہ رفتی
دلم را در بلا افگندہ رفتی

وازکار خود فراغت یافتہ سوار شد بعض اسکو ہای تعقیبیہ بھی کہتے ہین ٭

اٹھوین حالیہ کہ فعل ماضی سے بعد آئے اور حالت سے معنی دی مثلاً نشستہ ورسیدہ طغرا۔ بیت

صنوبر بسکہ دل در رقص بستہ
ندیدہ پاکش ز لغزش رستہ
فروتنی ہست دلیل رسیدگان کمال
کہ چون سوار بمنزل رسید پیادہ شود

ہای نشستہ ورسیدہ ہای مفعول نہین ہوسکتی کیونکہ یہہ دونو فعل لازم ہین۔ از شرح الحروف

نوین۔ ہای ضمیر کہ لفظ ہو کا مخفف ہے اور عبارت عربی سے مخصوص ہے مثلاً دام اقبالہ ونوالہ وکمالہ وسلمہ وغیرہ۔

دسوین ہای وقف کہ کلمات عربی کے آخر مین بجای تار مثناۃ فوقانیہ اور کبھی بجای تار تانیث آئے مثلاً رحمت ورحمہ ومنت ومنہ وجنت وجنہ ودولت ودولہ وحکمت وحکمہ وبالغہ وجمیلہ ومستورہ وغیرہ

گیارہوین مقداریہ کہ اسما کے آخر مین تعیین مقدار کے لیے آئے مثلاً یکروزہ ویک ماہہ ویکسالہ ودوماہہ وچندسالہ ویکشنبہ وغیرہ

بارہوین۔ ہای تسمیہ اسکو اسما وافعال کے آخر مین ملحق کرتے ہین اور بہ نسبت اصل مادہ علم سے قرار دیتے ہین مثلاً زادہ سبزہ دانہ نیلہ سفیدہ کوہہ دیدہ گردہ گوشہ پیمانہ ریزہ لالہ وفشانہ

تیرھوین تشبیہ کہ اسما کے آخر مین الف ونون جمع سے بعد واقع ہو مثلاً

عاشقانہ و غنیمت - بیت

گہی در مکتب دگاہے بجانہ گہی گشتے غزلخوان عاشقانہ

دوستانہ و شاہانہ و غریبانہ و دندانہ یعنی وہ چیز کہ بادشاہون اور داناؤن اور غریبون اور دوستون کی مانند ہو اور زبانہ کے معنی شعلہ کے ہین کیونکہ وہ زبان کی مانند ہوتا ہے اور گوشہ مثل گوش (صاحب برہان قاطع لکھتے ہین) کہ جب کسی چیز کو کسی چیز سے کہ اُسکے مشابہ ہو تشبیہ دین تو حرف ہای ہوز اُسکے آخر مین لاتے ہین مثلاً مثالہائے مذکورہ ۔

چودھوین - ہای مفعول - کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد آئے اور لفظ شدہ کے معنی دے مثلاً شنیدہ - دیدہ - چکیدہ - گزیدہ - خریدہ وغیرہ

پندرھوین ہای فاعل مثلاً جہندہ - پوئندہ - گوئندہ ٭

سولھوین نسبتی - کہ اسماء کے آخر مین آئے اور نسبت کے معنی اُس سے پائی جاوین مثلاً ہرکارہ و ناکارہ صاحب (غیاث اللغات و تشریح الحروف) نے ناکارہ و ہرکارہ کی ہا کو بمعنی ہای فاعل لکھا ہے مثلاً حفظ - بیت

ہرچند کہ ناکارہ بکار دل و جانم در کار جنون حفظ چو ہرکارہ دوانم

اور صاحب گلبن اکبر نے بمعنی نسبت اور کبھی بعد یا و نون نسبت کے بھی ملحق کرتے ہین مثلاً پارینہ و گنجینہ وغیرہ ۔

سترھوین ہای کلمہ اسکی دو قسمین ہین

اوّل مظہر کہ اول و آخر و اوسط کلمات مین واقع ہو مثلاً ہرچند ہمہ مہر چہرہ کوہ ماہ اور جمع کی حالت مین خواہ اُسکے ماقبل کسرہ فتحہ یا ضمہ ہو بحال خود رہے

مثلاً رہ ہا و زرہ ہا و کوہ ہا و اندوہ ہا اور حالت تصغیر مین مفتوح مثلاً رہک و کوہک و اندوہک اور اضافت کے وقت مکسور مثلاً رہِ من و زرہِ من و اندوہِ من اور ہاے ماقبل مضموم یا مفتوح سوا اُن کلمات کے کہ اُن کے ماقبل واو یا الف ہون اور وہ بضرورت نظم حذف کر دیے گئے ہون کسی کلمہ مین نہین پائی گئی مثلاً کوہ کا مخفف کُہ و چاہ و راہ کا مخفف چہ و رہ

دوسری ہا مختفی کہ ملفوظ ہو اور حرکت ماقبل پر مکتفی ہو وہ حرکت بھی ممدودہ اور کبھی مقصورہ ہوتی ہین مثلاً حافظ

چراغ روی ترا شمع روز پروانہ	مرا ز عشق تو با حال خویش پروانہ

لفظ پروانہ مین مد حرکت ہے اور مقصورہ ہو تو ہای جمع کے الحاق کے وقت ساقط ہو گی مثلاً جامہ و جامہا و خامہ و خامہا اور تصغیر و یای نسبت و یای مصدر و الف و نون جمع کے ملحق کرنے کی حالت مین کاف فارسی سے بدل جائیگی مثلاً جامگک و خامگک و خانہ خانگی و بیگانہ و بیگانگی و تشنہ و تشنگان و فرومایہ و فرومایگان اور اضافت کے وقت ہمزہ سے مثلاً جامۂ من خامۂ من وغیرہ

لامی نافیہ

عوام الناس اسکو لام الف بھی کہتے ہین عربی مین نہی کیواسطے آتا ہے مثلاً لا تضرب و لا تقہر

ہمزہ

ایک منحنی خط ہی عوام ہمزہ کہتے ہین عربی مین اُسکی کوئی صورت مقرر نہین کبھی الف سے مثلاً رأیت جزاک کبھی واو سے مثلاً ہذا جزؤک کبھی یا سے مثلاً نظرت الی جزئک لکھتے ہین اور فارسی مین کسی حرف سے متصل نہین ہوتا اگر منفصل

یاء تحتانی

لغت میں ناحیہ و دیوار کو کہتے ہیں اسکے دس عدد ہیں اور اسکی چار قسمیں ہیں۔

اوّل یای ابدال کہ دال سے بدلے مثلاً بنیاد و بنداد اور لام سے مثلاً نای و نال بمعنی نے **شیخ روزبہان بقلے - بیت**

چو نای بنالم ز شوق بلبل بستان ستا
چو زیر و بم کشم در سحر شوق عاشق ہزار آوا

اور ہای ہوز سے مثلا رویندہ و روہند کہ بمعنی ظاہر ہونیوالا و نشو و نما کرنیوالا اور ترتیب کے ہے مثلا

سعدی ہے - بیت

یا مکن با پیلبانان دوستی
یا بنا کن خانۂ درخورد پیل

فخر الزمان بدر چاچی - بیت

موی سر غول است شب یا زلف مرغول است شب
یا مشک محلول است شب بر دشت و صحرا ریختہ

جامی

عارض است این یا قمر یا لالۂ احمر است این
یا شعاع شمس یا آئینۂ دلہاست این
چشم تو جادوست یا آہوست یا صیاد خلق
یا دو بادام سیہ یا نرگس شہلاست این

دوسری یاء معروف کہ جسکے ماقبل کسرہ خالص ہو اسکی گیارہ قسمیں ہیں

اوّل یای اثبات مثلا مردی فاضلے و کاتبے -

دوسری زائد - مثلا - کاریگر و کارگر **امیر خسرو** - بیت

جہاندار بر تخت زر بار داد
بکاریگران گنج بسیار داد

تیسری یاء مبالغہ - مثلا علامی - فہامی وغیرہ -

چوتھی یای تشبیہی مثلا نظامی ۔ بیت

زاغ بصفت تو ہمائے کند
ہر کہ رسد پیش تو پائی کند

حقیقت مین یہہ مصدری یای ہے

پانچوین یای مفعول کہ اسما کے بعد آئے اور لفظ کردہ شدہ کے معنی دی مثلا مہری سندنی انتخابی یعنی مہر و سند و انتخاب کردہ شدہ

چھٹی یای فاعل کہ اسما کے بعد آئے مثلا کسبی ملا فوقی یزدی بیت

قوت کسبی چہ کار آید بکوزی مردیش
از برای منع انزال آنکہ افیون میخرید

وصیقلی ۔ فریبی ۔ غوغائی ۔ حجتی ۔ جہلی ۔ کفایتی یعنی کسب ۔ فریب ۔ صیقل ۔ غوغا ۔ حجت ۔ جہل ۔ کفایت کنندہ ۔

ساتوین یای متکلم کہ عربی مین اسما و القاب کے آخر مین آئے مثلا مخدومی استادی ۔ قبلہ گاہی ۔ الہی و مکرمی و معظمی و خدایگانی و خداوندی و مشفقی یعنی مخدوم و استاد من وغیرہ **صائب**

نویسد نور چشمی آفتاب آن صفحۂ رو را
مہ نو قبلہ گاہی خواند آن محراب ابرو را

اٹھوین یای لیاقت کہ مصدر کے آخر مین لیاقت کے معنی دی مثلا کشتنی وخوردنی مکیدنی وگزیدنی یعنی لایق کشتن وخوردن وغیرہ صائب شعر

لعل و شراب ہر دو بہم جوش میزنند
لعل تو ہم مکیدنی و ہم گزیدنی

شعر

شمع گر با تو کند دعوی نازک بدنی
رشتہ سوختنی باشد و گردن زدنی

نوین مصدری کہ لفظ شدن کے معنی دی مثلا بیداری و دوری و مستی و ہستی

اور عربی مین بھی مثلاً سلامتی اور نیز فارسی مین اسم فاعل ترکیبی کے بعد مثلاً دلجوئی عیب گوئی فیض بخشی زر ریزی یعنی دلجوئی شدن وغیرہ۔

دسوین خطابی کہ فعال کے بعد آئے اور لفظ تو کے معنی دے مثلاً کردی و گفتی اور اسما کے آخر مین بھی بمعنی لفظ ہستی مثلاً طفلکی و تیز ہوشی یعنی طفل ہستی و تیز ہوش ہستی۔

گیارھوین۔ نسبتی۔ مثلاً حجازی۔ ہندی۔ فارسی۔ رومی۔ لاہوری لکھنوی دہلوی اور جب یائے نسبت الف اور واو کے بعد واقع ہو تو یا کے ماقبل ہمزہ مکسورہ بنا بر دفع اجتماع ساکنین کے سبب سے لایا جاتا ہو۔ مثلاً طلائے ابریائی عیسائی صنعائی اور کبھی وہ الف کہ اسم کے آخر مین ہو حذف ہوتا ہو اور ~~ہمزہ مکسورہ [illegible]~~ مثلاً بخارا بخاری اگر یائے نسبت ہائے مختفی کے بعد آئے تو ہا تلفظ مین ہمزہ مکسورہ سے بدل جاتی ہو نہ کتابت مین اور یائے مع ہمزہ آنا پر [illegible] مین مثلاً جامۂ و نسلۂ پیشۂ۔ شعر

پیشۂ ما ست تا پیر گردی		ہم ورا افتخار در نظر کردہ

اور کبھی یا کو کتابت مین نکال ڈالتے ہین مثلاً سیفی اور جس کلمہ کے آخر مین الف واو یا یائے تحتانی ہو تو یائے نسبت کے وقت بیچون واو سے بدلتے ہین مثلاً موسی موسوی عیسی عیسوی دنیا دنیوی سامانہ سامانوی [illegible] گنجہ گنجوی دہلی دہلوی بریلی بریلوی ہردی ہردوی اور کبھی یہ واو حذف کر کے گری کہتے ہین مثلاً انوری بیت

واو کجا عالم ہستی روی از رقیب نورا		بالعقیدہ زمین منور بہتر سیہ کرد

اور کبھی حالت نسبت مین ہای آخر کلمہ حذف کرتے ہین مثلاً مکّہ مکّی بنگالہ بنگالی اور کاف فارسی سے بھی بدل دیتے ہین مثلاً خانہ خانگی پردہ پردگی بیعانہ بیعانگی اور کبھی الف و نون زائد یای نسبت کے اول لایا جاتا ہو مثلاً ربّانی حقّانی نفسانی ظلمانی جسمانی نورانی اور جس کلمہ مین تیسرا حرف یاء اور نیز حرف آخر ہاء ہو تو یای نسبت کے الحاق سے دونون حذف ہوتے ہین مثلاً مدینہ مدنی اور حنیفہ حنفی اور قریش قرشی اور کبھی یای نسبت کے اول زاء معجمہ زیادہ کرتے ہین مثلاً رازی و مروزی منسوب بری و مرو ؛

تیسری یاء مجہول اسکی ستّہ قسمین ہین۔

اول یاء امالہ کہ بجاے الف کے ہو مثلاً کتیب رکیب مزیج حسیب۔ ابید کہ اصل مین کتاب رکاب مزاج حساب آباد تھی۔

دوم یای وقایہ کہ منادی و حرف ندا مین واسطہ ہو اور اصلی نہو مثلاً خدایا خلاف ساقیا۔

تیسرے یاء ملحق کہ حرف ربط سے ملحق ہو مثلاً دانا ستی یعنی دانا است و شیدا ستی و غمستی کہ غمستی کی یاء بعض مقام مین استمرار و تمنا کے معنی پیدا کرتی ہے مثلاً عرفی ـ مصرع گر بدل خوش غنودمی چہ غمستی ؛ فصحا کے کلام مین حرف ربط کے بعد عروض و ضرب مین زائد مثلاً حزین ـ بیت

غیر وحدت عزت یکتائی بی ہمتا ستی
نقش لا در چشم وحدت بین من آلا ستی

اور بعض مقام مین تنگی وزن کے سبب مشدد مصرع ناصر اسلام و حامی طریق مصطفی۔

چوتھی ۔ یای مقداریہ مثلاً ظہوری ۔ بیت

سخن را بار خاطر بود کوہے
نبودش صاحبی صنا شکوہے

[illegible] ۱۲

پانچوین زائد کہ الف و واو کے بعد اسما کے آخر مین اتمام کلمہ کے لیے نہ اضافت وتوصیف کے واسطے آئے اس طور سے کہ اُسکے حذف کرنے مین معنون مین کچھ خلل نہو مثلاً خدای سرای ہمای بیت

ہمای بر سر مرغان از ان شرف دارد
کہ استخوان خورد و طائری نیازارد

و موی و جوی و روی و خوی ۔ سعدی

خدای راست مسلم بزرگی والطاف
کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

اور الف و واو کے سوا بھی مثلاً یکے

اور نیز یای زائد بعض اسماے عربی و فارسی کے آخر مین لاحق ہوتی ہے مثلاً زیادت زیادتی صائب

بزیر خاک غنی را برو ہم درویش
اگر زیادتی ہست حسرتی تا چند

قحط قحطی ۔ طغرا

شب بزم اگر قحطی روغنا است
چراغ پیالہ از دور روشن است

نقصان و نقصانی حیاتی گیلانی ۔

اگر نہ لازمہ ذات دشمنت بودی
یکسر نبودی خدای نقصانی

چھٹی یای مشترک کہ صیغہ ماضی و مضارع و استقبال و متکلم مین تثنیہ و جمع کے آتے مثلاً آمدید خواہیم آمد کردیم وغیرہ ۔

ساتوین یای تحقیر کہ امرک و استخفاف و حقارت کے معنی دے مثلاً سفلے سے

مطربی دور ازین خجسته سرای — کس دو بانگش ندید در یکجای

حافظ بیت

یار دارد سر صید دل حافظ یاران — شاهبازی بشکار مگسی می آید

آٹھویں یای تعظیم مثلاً شعر

ببرد دل زکفم دوش مجلس آرائی — سہی قد سمن اندام ماہ سیمائے

سعدی

دشمن چو بینی ناتوان لاف بروت خود مزن — مغزیست در ہر استخوان مردیست در ہر پیرہن

نویں یای اضافت کہ الف و واو ساکن کے بعد اظہار حرکت کے واسطے آتی مثلاً جای او و روی او و پای من و موی تو

دسویں یای استمرار کہ صیغہ واحد غائب ماضی و واحد متکلم کے آخر آتی اور اُس سے دوام اور تکرار کے معنی حاصل ہوں مثلاً کردی کردمی کردی —

قطعہ

گرفتی کمربند زور آزمای — وگر کوہ بودی بکندی ز جای
نخوردی کہ خاطر بیاسایدش — بدادی کہ فردا بکار آیدش

سعدی شعر

بنزدیک شیخ آمدی گاہ گاہ — نکردی تمنا و [illegible] نگاہ

اور جب کوئی حرف حروف تمنا و شرط سے مثلاً کاش و اگر وغیرہ فعل پر آئی تو حذف ہونا اُسکا جائز ہی مثلاً شفیع اثر — بیت

صبح پیری شد سفید غفلت ما بگذشت — کاش بیداری نصیب ما بقدر خواب بود

یعنی بودے **عرفی** ۔ **بیت**

بہر پا تا بہ خدام تو میرفت بچرخ
گر نبود اطلس افلاک چنین مستعمل

یعنی نبودی و **مرزا جلال اسیر** ۔ ع اگر دیوانگی پیغمبری نیستی + یعنی داشتے

گیارہویں ۔ یائی تمنا کہ صیغہ ماضی کے بعد آئے مثلاً **جامی** ۔ **بیت**

چہ بودی کہ یا ہم درین کار گل
بگنجے فرو رفتی از کام دل

فوقانی ۔ مولف ۔ شعر

ز طوفان سرشک چشم برق آہ سوزانم
شدی زیر و زبر گر گنبد دوار بایستے

بارہویں یائی شرط و جزا کہ کبھی شرط و جزا دونو کے بعد آئی **شعر**

گر امروز بودی خداوند جاہ
نکردی خود از کبر در وی نگاہ

تیرہویں یائی تنکیر کہ مفید معنی وحدت ہو اور اس سے تحقیر و تذلیل و تکریم و تعظیم بھی پائی جائے مثلاً فلان مردی ہست یعنی مرد بزرگ است و فلان غلامی ست چہ اصل میدارو یعنی غلام حقیر ست اور تاکید کے واسطے مثلاً **مصرع** ہر یکے را بہر کاری ساختند + اور غیر معین چیز کیطرف دلالت کرتی ہے مثلاً

شعر

یکی دیدم از عرصہ رودبار
کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار

مصرع ۔ خرابات مغان نیست چو من شیدائی ۔ مولف (جہانگیری) لکھتا ہے کہ یائی تنکیر تعجب کے لیے بھی آتی ہے پس اگر مخاطب ہو تو اسکو معروف بولتے ہیں اور اگر غائب ہو تو مجہول +

چودہویں یائی تخصیصی کہ اس سے ایک خاص چیز کی طرف ذہن میں ایما

کرین اور نکرہ بہ تخصیص کیطرف راغب ہون مثلا لفظ کسی مین **وحشی** شعر

من واز دور تماشای گلستان کسے
بہ نگاہی شدہ خرسند بہ بستان کسی

آصفی ۔ شعر

ساز آباد خدایا دل ویرانی را
یا دہ مہر بتان ہیچ مسلمانی را

شعر

ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ماہے
چکنم کہ چشم بدخو نکند بکس نگاہی

پندرھوین یای وحدت کہ یکی کے معنی دی اور نکرہ سی ملحق ہو نہ معرفہ سے مثلا پادشاہے **شعر**

پادشاہی پسر بمکتب داد
لوح سیمینش در کنار نہاد

وشخصے وگدای وامیری وغیرہ اور اگر یای مختفی کے بعد آئی تو ہمزہ سے بدل جاتی ہے مثلا **مصرع** یکم روز بر بندۂ دل بسوخت

سولھوین۔ یای توصیفی اور اسکو یای اشارت وایما بھی کہتے ہین اور اسکے بعد کاف بیان صلہ کے واسطے خواہ متصل ہو مثلا **مصرع** یاد وصلے کہ دل از ہجر خبردار نبود ۔ خواہ منفصل مثلا **بیت**

قاتلے خون مرا ریخت کہ در روز جزا
نظر از ناز بہنگامۂ محشر نکند

آتا ہو اور کبھی ہار سے کے بعد ہمزہ سے تبدیل ہوتی ہے مثلا **مصرع** خوش بندۂ کہ باشد منظور ایزد پاک ۰

چوتھی یا ما بین وطرفین

کہ نہ معروف ہے نہ مجہول اور اسکے فتح ماقبل ہو مثلا شیطان حیران سلیمان غیر اسکو یای ملین بھی کہتی ہین

خاتمۃ الکتاب

خداوند لایزال کا کمال شکر ہے کہ تحقیق الحروف کی تحریر ختم ہوئی خداوند تعالی اپنے کمال کرم و فضل سے اسکو منظور نظر خاص و عام کرے طالبان علم اس سے فائدہ اٹھائین میری حق مین دعای خیر فرمائین اور یہہ نسخہ میرے نام سے دنیاے فانی مین یادگار رہے آمین ⁂

تمت

قطعات تاریخ

از نتائج طبع مفتی غلام اکبر تخلص اکبر منشی فاضل و مختار عدالت

ہی یہہ نسخہ عمدہ تحقیق الحروف ایسا مفید
طالبان علم کو ہین فائدے جیسے الوف
بار ثانی چھپ چکا جسوقت اکبر سال طبع
بولا دل اب پہر ہوئی مطبوع تحقیق الحروف
۱۳۰۱ھ

از تصانیف حکیم مفتی محمد انور صاحب تخلص انور لاہوری

چون بفضل صانع لوح و قلم ارض و سما
بعد طبع این نسخہ شد مطبوع ہر اہل وقوف
زد رقم انور بسال انطباعش مصرعے
بو العجب مطبوع اہل طبع تحقیق الحروف
۱۳۰۱ھ

از تصانیف مفتی غلام حیدر تخلص حیدر لاہوری

بار ثانی ہوگئی مطبوع طبع اہل طبع
کیسی خوبی و خوش اسلوبی ہی تحقیق الحروف
۱۸۸۴ء
غیب سے حیدر سروش دل نی تاریخ سال
بولا اب پہر چھپ چکی خوبی سے تحقیق الحروف
۱۸۸۴ء

LIBRARY
LIM

MAULANA

CALL No. { ع۹۱۵،۵۵۵
ف۴۲م ACC. NO. ۲۰۳۶۵

AUTHOR فوقانی، غلام صفدر

TITLE معلومات فوقانی

ع۹۱۵،۵۵۵
ف۴۲م
۲۰۳۶۵
فوقانی، غلام صفدر
معلومات فوقانی

Date	No.	Date	No.
For Binding List No. 101 27-6-88			

KEPT AT THE TIME

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.